۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت (قسط: 66)

کیا گھر میں جانور پالنے سے فرشتے نہیں آتے؟

- حضرتِ عباس علمدار کا امام حسین سے کیا رشتہ تھا؟ 15
- جس کی پہلی اولاد لڑکی ہو وہ عورت برکت والی ہوتی ہے 21
- رزق میں برکت کا بے مثال وظیفہ 32
- امتحان کے دوران نقل کرنا کیسا؟ 41

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کیا گھر میں جانور پالنے سے فرشتے نہیں آتے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا گھر میں جانور پالنے سے فرشتے نہیں آتے؟

سُوال: کیا گھر میں جانور پالنے سے فرِشتے نہیں آتے؟

جواب: ایسا نہیں ہے۔ پہلے تو گھر گھر میں گھوڑے، اُونٹ، گدھے وغیرہ سُواری کے لئے ہوا کرتے تھے جس طرح آج کار وغیرہ ہوتی ہے۔ یوں ہی بکریاں پالی جاتی تھیں۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں بھی بکریاں تھیں جو خدمت کے لئے دُودھ پیش کرتی تھیں،[3] جانور پالنے سے فرِشتے نہ آتے ہوتے تو کوئی بھی نہ پالتا، پالتو جانوروں کا گھر میں ہونا فرِشتوں کے لئے رُکاوٹ نہیں ہے۔ البتہ کتّا پالنا اور چیز ہے۔[4] کتّا اگر چوکیداری کے لئے ہے یا مال اور گھر کی حِفاظت

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۰ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 9 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین، ص ۱۴، حدیث: ۱۹۔

3 ...... مدارج النبوت، قسم دوم، باب اول، ۲ / ۲۰ ملتقطاً۔

4 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس گھر میں کتّا یا تصویر ہو اُس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب لا تدخل الملٰئکة بیتا فیه کلب ولا صورة، ص ۸۹۷، حدیث: ۵۵۱۴)

www.dawateislami.net

کے لئے ہے اور گھر کے باہر رکھا ہے تو جائز ہے، اُسے گھر کے اندر نہ رکھا جائے۔ شِکار کے لئے بھی کتّا پالا جاسکتا ہے،[1] لیکن اِس کے اپنے مسائل ہیں کہ کب اُس کا شِکار کیا ہوا جانور حلال ہوگا؟

آج اِمام صاحب سے کہہ کر میری حاضری لگوا دینا

سُوال: اگر کوئی نَماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے کسی سے کہے کہ ”نَماز کے لئے تشریف لے آیئے“ جس کے جواب میں وہ کہے کہ ”آج اِمام صاحب سے کہہ کر میری حاضری لگوا دینا“ تو کیا ایسا کہنا کُفر ہے؟

جواب: اِس جُملے میں مَعَاذَ اللہ نَماز کا مذاق اُڑانا پایا جارہا ہے اور نَماز کا مذاق اُڑانا کُفر ہے۔[2] جس نے بھی ایسا کہا اُسے توبہ کرنی ہوگی، کلمہ بھی پڑھنا ہوگا اور نِکاح ہوچکا تھا تو نِکاح بھی نئے سرے سے کرنا ہوگا۔ ایسی باتیں لوگ مذاق میں کہہ دیتے ہیں، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ نَماز کے لئے حاضِری لگوانا کافی نہیں ہے۔ اِسلام کے کسی بھی اُصول، فرض، سُنَّت یا شرعی مسئلے کا مذاق ہرگز ہرگز نہیں اُڑانا چاہئے، کیونکہ شریعت اور اِسلام کا مذاق اُڑانا کُفر ہے۔[3] اِس کو دنیاوی قانون کے ذریعے بھی سمجھئے کہ جیسے اگر کوئی پاکستان کا مذاق اُڑائے گا تو قانون اُس کو نہیں بخشے گا بلکہ اُسے اندر کردے گا، تو جس طرح وہاں اِحتیاط کی جاتی ہے یہاں بھی اِحتیاط کرنی ہوگی اور ایسے جُملے بولنے سے بچنا ہوگا۔

ایک بار میں نے کسی نوجوان کو نَماز کی دعوت دی، ظہر کی نَماز کا وقت تھا اور چھٹی کا دن تھا، اُس بیوقوف نے مجھے کہا: آج تو چھٹی کا دن ہے، اِس لئے نَماز کی بھی چھٹی ہے۔ نَعُوْذُ بِالله! اِس جملے میں تو نَماز کے فرض ہونے کا اِنکار پایا جارہا تھا۔[4]

نابینا حافِظِ قرآن کے پیچھے نَماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا نابینا حافِظِ قرآن کے پیچھے نَماز پڑھنا جائز ہے؟

---

1 ...... دُرِّ مختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع، باب المتفرقات، ۷/ ۵۰۶-۵۰۷۔

2 ...... منح الروض الازھر، ص۴۶۸ ملخصاً۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۴۶۵، حصہ ۹ - کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۳۵۹۔

4 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۵۰۳۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر وہ اِمامت کی شرائط پر پورا اُترتا ہے تو اُس کے پیچھے نَماز پڑھنا جائز ہے۔[1] بلکہ جتنے لوگ موجود ہیں اُن میں اگر وہ نابینا، سب سے زیادہ مسائل کا جاننے والا اور مُحتاط ہے تو افضل یہی ہے کہ وہ نَماز پڑھائے۔[2]

وِتر میں دُعائے قُنوت پڑھنا بھول جائیں تو۔۔۔

سُوال: اگر کوئی وِتر کی نَماز میں دُعائے قُنوت پڑھنا بُھول جائے تو کیا اُس کی نَماز ہو جائے گی؟

جواب: دُعائے قُنوت پڑھنا واجِب تھا، اگر بُھول گیا تو سجدۂ سہو کر لے، نَماز دُرست ہو جائے گی۔[3]

اگر گھاس پر سجدہ کریں تو ہو جاتا ہے؟

سُوال: اگر گھاس پر سجدہ کریں تو ہو جاتا ہے؟

جواب: گھاس ہو یا گدیلا ہو، یوں ہی موٹا Carpet (قالین) ہو، اِن صورتوں میں پیشانی کو اِتنا دبانا ہو گا کہ مزید دبانے سے نہ دبے، اِتنی طاقت سے دبایا تو سجدہ ہو جائے گا، ورنہ نہیں ہو گا۔[4]

فرض نَماز چھوڑنا گُناہِ کبیرہ ہے

سُوال: آج کل لوگ دُنیاوی مصروفیات یا غفلت کی وجہ سے نَماز چھوڑ دیتے ہیں، اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

(اِٹلی سے سُوال)

جواب: جس پر نَماز فرض ہو اور وہ ادا نہ کرے تو یہ گُناہِ کبیرہ یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔[5] اُسے توبہ کر کے نَماز شروع کر دینی چاہیے اور جتنی نمازیں قضا ہوئیں وہ سب بھی پڑھنی ہوں گی۔ جو جان بوجھ کر ایک نَماز بھی چھوڑتا ہے جہنّم کے

---

1 ... (نابینا کے پیچھے نَماز پڑھنا) بلا شُبہ جائز ہے، مگر اَولیٰ نہیں، مکروہِ تنزیہی ہے، جبکہ حاضرین میں کوئی شخص صحیحُ العقیدہ، غیرِ فاسق، قرآنِ مجید صحیح پڑھنے والا اُس سے زائد، یا اُس کے برابر مسائلِ نَماز و طہارت کا علم رکھتا ہو۔ ورنہ وہ عَدِیْمُ الْبَصر (نابینا) ہی اَولیٰ و افضل ہے جو باوصفِ صِفاتِ مذکورہ باقی حاضرین سے اُس علم میں زائد ہو۔ (فتاویٰ رضویہ: ۶/۶۱۶)

2 ..... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، مطلب فی تکرار الجماعۃ، ۲/ ۳۵۶۔

3 ..... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر، ۲/ ۵۳۸-۵۴۰ ملخصاً۔

4 ..... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الاول، ۱/ ۷۰۔

5 ..... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۶۱۔

www.dawateislami.net

اُس دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے جس سے گزر کر وہ جہنّم میں داخِل ہو گا۔[1] اللہ پاک ہم سب کو پکّا نمازی بنائے۔

نَماز کی اَہمیّت و فوائِد

سُوال: کربلا کا نَماز کے ساتھ ایک خاص تعلُّق ہے۔ کچھ ایسا اِرشاد فرمائیے کہ ہم جماعت کے ساتھ نَماز پڑھنے والے پکّے نمازی بن جائیں اور ہماری مسجدیں آباد ہو جائیں۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: ہر مسلمان عاقِل بالغ مرد و عورت پر پانچ وقت کی نَماز فرض ہے۔[2] جو ایک نَماز بھی جان بوجھ کر چھوڑتا ہے سخت گُناہ گار، فاسِق اور ہزاروں سال جہنّم میں رہنے کا حق دار ہے۔[3] نَماز سب کو پڑھنی ہے۔ اِس کے بہت فضائل ہیں۔ نَماز پڑھنے والے کے لئے جنّت کی بشارتیں ہیں۔[4] نَماز جنّت کی کُنجی یعنی چابی ہے۔[5] اگر نَمازی اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے نَماز پڑھے تو اُس کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں فائدے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی، گویا آدھی رات قیام کیا۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، گویا اُس نے پوری رات قیام کیا (یعنی عبادت کی)۔[6] گُناہ مٹنے کا بھی نَماز سبب ہوتی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سردیوں کے موسم میں باہر تشریف لائے، درختوں کے پتّے جھڑتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/ ۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۰- اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۷/ ۳۰۱، حدیث: ۱۰۵۹۰۔

2 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۶۔

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۱۰۔

4 ... حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا: تمہارا رب پہاڑ کی چٹان پر نَماز کے لئے اذان دینے اور نَماز پڑھنے والے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے اِس بندے کو دیکھو! میرا یہ بندہ میرے خوف سے اذان دیتا اور نَماز پڑھتا ہے، بیشک میں نے اِس کی مغفرت کر دی اور اِسے جنّت میں داخِل کر دیا۔ (نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن یصلی وحدہ، ص ۱۱۵، حدیث: ۶۶۳) ایک حدیث میں اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے بندوں پر پانچ نَمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے اِنہیں ادا کیا اور اِن کے حق کو معمولی جانتے ہوئے اِن میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر اُس کے لئے وعدہ ہے کہ وہ اُسے جنّت میں داخِل کر دے۔ (ابو داؤد، کتاب الوتر، باب فی من لم یوتر، ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۴۲۰)

5 ... ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء ان مفتاح... إلخ، ۱/ ۸۹، حدیث: ۴۔

6 ... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ص ۲۵۸، حدیث: ۱۴۹۱۔

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلایا، پتّے جھڑنے لگے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: جب مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اللہ پاک کی رِضامندی (یعنی اللہ پاک کو خوش کرنے) کا اِرادہ کرتا ہے، اُس سے گناہ اِس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب آدمی نماز میں ہوتا ہے گویا بادشاہ کے دروازے پر دستک دے رہا ہوتا ہے اور جو شخص ہمیشہ کسی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہے تو کبھی نہ کبھی دروازہ کُھل ہی جاتا ہے۔[2] جہنّم میں ایک غَیّ نامی خوفناک وادی ہے جس کی گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اُس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام ہَبْ ہَبْ ہے۔ جب جہنّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اُس کُنوئیں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لئے ہے۔[3] جو نماز نہیں پڑھتے اُن کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ سب کو نماز کی عادت بنانی اور باجماعت پڑھنی چاہئے۔ جتنی نمازیں چھوٹیں اُن سے توبہ بھی کرنی ہے اور اُن کا حساب لگا کر قضا کرنا بھی فرض ہے۔[4] بغیر قضا کئے پوری توبہ نہیں ہوگی۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نماز کے اَحکام“ میں قضائے عُمری کرنے کا آسان طریقہ بھی لکھا ہوا ہے۔ سب ذِہن بنالیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہم پابندی سے روزانہ پانچوں وَقت کی نماز پڑھیں گے اور بغیر شَرعی مجبوری کے جماعت بھی ترک نہیں کریں گے۔

نماز میں نظر کہاں ہونی چاہئے؟

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں نظر سامنے ہونی چاہئے، کیا یہ دُرُست ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: مُسْتَحَب یہ ہے کہ قیام میں سَجدے کی جگہ، سَجدے میں ناک پر اور اَلتَّحِیّات میں گود پر نظر رکھے۔[5] قبلے کی

---

1 ...... مسند إمام احمد، مسند الانصار، ۸/۱۳۳، حدیث: ۲۱۶۱۲۔

2 ...... مسند شهاب، باب ان المصلی لیقرع باب الملک، ۲/۱۸۸، حدیث: ۱۱۵۷۔

3 ...... تفسیر قرطبی، پ۱۶، مریم، تحت الآیة: ۵۹، ۶/۴۱۔

4 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی ان الامر یکون بمعنی اللفظ... إلخ، ۲/۶۲۷ ماخوذاً۔

5 ...... بہار شریعت، ۱/۵۳۸، حصہ: ۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

طرف نظر رکھنے کا کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی ایک حکایت ہے کہ آپ نے کسی شخص کو دیکھا جس نے رُکوع کی حالت میں قبلے کی طرف مُنہ کیا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اُسے سمجھایا، وہ بولا: مُنہ تو کعبے کی طرف ہونا چاہیے۔ یہ سُن کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: پھر آپ کو سجدہ بھی ٹھوڑی زمین پر رکھ کر کرنا چاہیے، ناک اور پیشانی زمین پر کیوں رکھتے ہو؟ یہ بات اُسے سمجھ آ گئی۔[1]

فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سُورت مِلانے کا حکم

سُوال: اگر فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" پڑھ لی تو کیا سُورت مِلانا ضروری ہے؟ (کراچی سے سُوال)

جواب: مُنفرِد یعنی اکیلے نماز پڑھنے والا اگر فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس کے لئے مُستحب ہے کہ تیسری اور چوتھی رَکعت میں سُورۂ فاتحہ کے بعد سُورت مِلائے،[2] اگر بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ لی تب بھی سُورت مِلانا واجب نہیں ہے، لیکن مِلا لے تو اچھا ہے۔ اگر اِمام نے سُورۂ فاتحہ کے بعد بِسۡمِ اللّٰہ پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں، رُکوع کر لے اور سُورت نہ ملائے، کیونکہ تیسری اور چوتھی رَکعت میں اِمام کے لئے سُورت نہ مِلانا افضل ہے۔[3] اگر اِمام سُورت مِلا لے تب بھی منع نہیں ہے، لیکن اگر مُقتدیوں پر گِراں (ناگوار) گزرے تب سُورت مِلانا مکروہِ تحریمی ہو جائے گا۔[4]

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحب نے فرمایا:) اگر اِمام چھوٹی سُورت مِلاتا ہے تو عام طور پر یہ گِراں نہیں گزرے گی، لیکن اگر وہ بڑی سُورتیں پڑھتا ہے یا بڑی سُورت کا بڑا حصّہ جیسے ایک رُکوع یا دو رُکوع پڑھتا ہے تو اِسے طویل قِراءت کہا جائے گا جو گِراں گزرے گی۔ اِس کا دار و مدار عُرف پر ہو گا کہ جسے طویل قراءت کہا جائے وہی گِراں سمجھی جائے گی۔

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۷۶ ماخوذاً۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸ / ۱۹۲۔

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸ / ۱۹۲۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸ / ۱۹۲۔

بقیّہ سُنّتوں سے پہلے آیۃُ الکُرسی پڑھنا

سُوال: جن فرض نمازوں کے بعد سُنّتیں ہوں کیا اُن کے فوراً بعد "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ...الخ" والی دُعا پڑھ کر آیۃُ الکُرسی پڑھ سکتے ہیں؟ اِس سے سُنّتوں کے ثواب میں کمی ہوگی یا نہیں؟

جواب: آیۃُ الکُرسی بھی مُختصر وِرْد میں آجائے گی اور اِس سے سُنّتوں کے ثَواب میں کمی نہیں ہوگی۔ "بہارِ شریعت" میں اَذکارِ طَویلہ کو مَنْع کیا گیا ہے کہ لمبے لمبے ذِکر نہ کرے۔[1]

ظہر و عصر میں اِمام کے پیچھے قراءت کرنا کیسا؟

سُوال: ظُہر اور عَصْر میں اِمام کے پیچھے ہمیں بھی تِلاوت کرنی اور سُورت مِلانی ہوتی ہے یا خاموش رہنا ہوتا ہے؟

جواب: ظہر و عصر میں بھی مُقتدیوں کو قراءت نہیں کرنی ہوتی، اِمام کی قراءت اُن کو کافی ہوتی ہے۔[2]

سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

سُوال: سجدۂ سَہو کسے کہتے ہیں اور یہ کب کرتے ہیں؟

جواب: جب بُھولے سے نَماز کا کوئی واجِب چھوٹ جائے تو آخری قَعْدہ میں اَلتَّحِیّات پڑھ کر چاہیں تو دُرُود شریف بھی پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سَجدے کرتے ہیں یہ سجدۂ سَہو کہلاتا ہے۔[3] اِس کی تفصیل جاننے کے لئے بہارِ شَرِیْعَت کے چوتھے حصّے میں موجود "سَجْدۂ سَہو کا بیان" پڑھا جاسکتا ہے۔

سجدۂ سہو کرنا بھول جائیں تو...

سُوال: سجدۂ سَہو واجِب ہو، لیکن دونوں طرف سلام پھیر دیں تو کیا کریں؟[4]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۳۹، حصہ: ۳۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (فرض اور سُنّتوں کے درمیان) فصل طویل (یعنی زیادہ فاصلہ کرنا) مکروہِ تنزیہی و خلافِ اَولیٰ ہے، اور فصل قلیل (یعنی تھوڑا فاصلہ کرنے) میں اَصلاً حَرَج نہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) آیۃُ الکرسی یا فرضِ مغرب کے بعد دس(10) بار کلمۂ توحید پڑھنا فصل قلیل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۳۴-۲۳۷)

2 ...... مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ وارکانھا، ص۱۵۱۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/۷۰۸-۷۱۰، حصہ: ۴۔

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اگر دونوں طرف سلام پھیر کر یاد آئے کہ سجدۂ سہو کرنا تھا تو اب بھی سجدۂ سہو کیا جا سکتا ہے۔ اگر دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد بھی کچھ دیر گزر جائے، پھر یاد آئے اور اِس دوران کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نَماز کے مُنافی ہو، جیسے کھانا، پینا اور بات چیت کرنا وغیرہ، تو اب بھی سجدۂ سہو کیا جا سکتا ہے۔[1]

نَماز پڑھنے والے شخص کے قریب تِلاوت کرنے کا حکم

سُوال: جو بندہ نَماز پڑھ رہا ہو اُس کے قریب یا اُس کے ساتھ بیٹھ کر قرآنِ کریم کی تِلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: اِتنی آواز سے پڑھے کہ خود اپنے کان سُنیں، اُس کو آواز نہ جائے۔

عشا کی نَماز میں کونسی رکعتیں پڑھنا ضَروری ہیں؟

سُوال: کچھ لوگ عشا کے چار فرض، دو سُنّت، دو نفل اور تین وِتر پڑھتے ہیں اور باقی چھوڑ دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: عشا کی نَماز میں چار فَرض، اُس کے بعد کی دو سُنّتِ مُؤَکَّدہ اور تین وِتر پڑھنا ضَروری ہیں۔[2] اِس کے علاوہ فرض سے پہلے کی چار رکعت سُنّتِ غیر مؤکدہ، دو سُنّت کے بعد دو نَفْل اور وِتر کے بعد دو نَفْل بھی پڑھنے چاہئیں، ثَواب ملے گا۔ اَلْبَتَّہ اگر کوئی نہیں پڑھتا تو وہ گُناہ گار نہیں ہو گا۔[3]

عورت کا صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح کی جماعت کروانا کیسا؟

سُوال: کیا عَورت صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح کی جماعت کروا سکتی ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: عَورت کوئی بھی جماعت نہیں کروا سکتی۔[4]

نَماز کے دوران سامنے لگے شیشے میں اپنی شبیہ نظر آنا

سُوال: ہماری مَسجِد کے Main gate (صدر دروازے) پر شیشہ لگا ہوا ہے، جب باہر جماعت ہوتی ہے تو شیشے میں ہم

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۷۱۷، حصّہ:۴۔

2 ...... ہمارا اسلام، ص۲۶۔

3 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی السنن و النوافل، ۲/ ۵۴۵-۵۴۷۔

4 ...... عَورت کو مطلقاً اِمام ہونا مکروہِ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل، پھر بھی اگر عَورت عَورتوں کی اِمامت کرے تو اِمام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۶۹، حصّہ:۳)

www.dawateislami.net

لوگوں کی شبیہ نظر آتی ہے، کیا اِس طرح نماز ہو جاتی ہے؟ (کراچی سے سوال)

جواب: نماز ہو جاتی ہے، اِس میں گُناہ بھی نہیں ہے۔[1] اَلْبَتَّہ نماز میں دِھیان بٹتا اور خُشُوع و خُضُوع میں کمی آتی ہو گی (اِس لئے بچنا بہتر ہے)۔

مسجد میں جُوتا لے کر جانا کیسا؟

سُوال: مَسْجِد میں جُوتا لے کر جانا کیسا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جوتا آگے رکھنے سے نماز نہیں ہوتی، لیکن اگر جوتا پیچھے رکھیں تو جوتا نہیں ہوتا۔ اِس بارے میں راہ نُمائی فرما دیجئے۔

جواب: مَسْجِد میں جوتا لے جانا جائز ہے۔[2] آگے رکھنے سے نماز نہیں ہوتی ایسا نہیں ہے، اور پیچھے رکھنے سے جوتا نہیں ہوتا ایسا بھی نہیں ہے۔ اَلْبَتَّہ اچھا جوتا ہو تو بَعْض اَوقات چوری ہو جاتا ہے، کیونکہ ہمارے ہاں چور بازار میں ایسی چیزیں بِک جاتی ہیں۔ بیرونِ مُلک میں چونکہ چوری کی چیزیں بکتی نہیں ہیں اِس لئے وہاں چوری کا بھی رَواج نہیں ہوتا۔ مسجدِ نَبوی شریف میں جوتوں کی حِفاظت کا بُہت پیارا اِنْتِظام ہے، خانے بنے ہوئے ہیں اور لوگ اُن میں اپنے جوتے رکھ دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں مزارات پر بھی اِس طرح کا اِنْتِظام ہوتا ہے لیکن اِس کے کچھ نہ کچھ پیسے لئے جاتے ہیں۔ مَساجِد میں کچھ لے کر جوتوں کی حِفاظت کا اِنْتِظام کیا جائے گا تو لوگ نماز کے لئے نہیں آئیں گے۔ مسجد اِنْتِظامیہ کو چاہئے کہ اپنے پلّے سے یا دو چار افراد مِل کر کوئی ایسا نِظام بنائیں کہ جوتوں کی حِفاظت کے لئے کوئی بندہ رکھ لیں، وہ ٹوکَن دے کر جُوتے سنبھال لیا کرے۔ اِس کام کے لئے مسجد کا چندہ اِسْتِعمال کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی، کیونکہ ہمارے ہاں اِس کا عُرف نہیں ہے، نیز اِس کام کے لئے عوام سے بھی ایک روپیہ نہ لیا جائے۔ یہ نِظام اگر ہو جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ نمازی بڑھ جائیں گے اور بُہت فائدہ ہو گا۔ مسجد میں جُوتا لانے کی اِجازت عُلَما اِس لئے دیتے ہیں کہ اجازت نہ دینے میں حَرَج ہے، ورنہ بَعْض جُوتے ناپاک بھی ہوتے ہیں، کچھ بدبو بھی چھوڑتے ہیں جبکہ بعضوں سے مٹّی اور کچرا بھی جھڑتا ہے، یوں کئی خرابیاں ہوتی ہیں۔ بیرونِ

---

1 ..... فتاویٰ امجدیہ، ۱/ ۱۸۴۔

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۰۹-۱۱۰۔

www.dawateislami.net

مُلک میں مساجد کے اِستنجا خانے میں جانے کے لئے بھی اپنا جوتا اِستعمال کرنے نہیں دیتے، کیونکہ اپنے جُوتے گندے ہوتے ہیں اور اِستنجا خانے میں پانی بھی گِرتا ہے تو کالے کالے نِشانات بن جاتے ہیں، اِس لئے وہاں دوسری صاف ستھری چپلیں موجود ہوتی ہیں جنہیں اِستِعمال کیا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہاں بھی چوری ہونے کے ڈر سے اُن چپلوں کو کَٹ لگا دیا جاتا ہے، تاکہ اگر کوئی اُنہیں پہن کر باہِر جائے تو دیکھنے والا بولے کہ یہ کہاں سے پہن کر آگئے؟ جس طرح مسجد کی ٹوپی اگر کوئی پہن کر باہِر چلا جائے تو لوگ اُسے ٹوکیں گے اور سُوال کریں گے۔ بہر حال! اگر اِنتِظامیہ مضبوط ہو جائے تو چور بازاری کرنے والے سب اندر ہو جائیں اور چور بازار بھی ختم ہو جائیں۔ ہمارے ہاں بد قسمتی سے آزادی کے ساتھ چوری کا مال بِک رہا ہوتا ہے۔ کسی نے اپنے کپڑے سکھانے کے لئے رَسّی پر ڈالے ہوں وہ بھی غائب ہو جاتے ہیں۔ بعض تو مسجد کے ٹوٹے پھوٹے جُوتے بھی نہیں چھوڑتے، شاید یہ سوچتے ہوں کہ اپنے گھر میں کام آ جائیں گے۔

کسی نے قصّہ سُنایا تھا کہ ایک بے چارہ نمازی مسجد میں نماز کے لئے گیا، اُس کے پاس Tiffin (کھانے کا ڈبّہ) بھی تھا، کسی نے اُسے بڑی شفقت اور نرمی سے کہا کہ آپ یہ Tiffin یہاں رکھ دیجئے اور نماز ادا کر لیجئے، وہ Tiffin رکھ کر نماز ادا کرنے لگا، نماز کے بعد جب مُڑ کر دیکھا تو Tiffin غائب تھا۔ اللہ پاک چوروں کو ہِدایت دے۔

مساجد اور ڈیجیٹل گھڑیاں

سُوال: آج کل مساجد میں ڈیجیٹل گھڑیاں (Digital clocks) لگائی جاتی ہیں جن سے اذان یا جماعت کے وقت آواز نکلتی ہے اور پوری مسجد گونج جاتی ہے، ایسی گھڑی مسجد میں لگانا کیسا؟

جواب: ایسی گھڑی جس کی گھنٹی سے نمازیوں کو تشویش یا پریشانی ہو اُسے تبدیل کر دیا جائے۔ بعض لوگوں کی طبیعت بہت حسّاس ہوتی ہے اور معمولی آواز بھی اُنہیں چونکا دیتی ہے، مساجد کی اِنتِظامیہ کو چاہئے کہ اِس مُعاملے پر ٹھنڈے دل سے غور فرما لیں۔

پیاز کی بدبو مُنہ میں کتنی دیر رہتی ہے؟

سُوال: پیاز کی بدبو مُنہ میں کتنی دیر رہتی ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: اِس حوالے سے میرا تجربہ نہیں ہے۔ جب تک مُنہ میں بدبو رہے مسجد کا داخلہ حرام ہوتا ہے۔[1] ایسی حالت میں ذِکْرُ اللہ اور دُرُود شریف وغیرہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے، پہلے مُنہ صاف کرلیں، پھر پڑھیں۔ مُنہ کی بدبو دُور کرنے کے لئے گلاب کی پتّیاں، اِلائچی اور سونف وغیرہ چبائی جاسکتی ہے، اِس کے بعد مُنہ کی بدبو چیک کرلیں۔ چیک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صاف ہاتھ جس میں نہ خوشبو ہو نہ بدبو ہو اُنہیں دُعا کی طرح اُٹھا کر مُنہ پر رکھ لیں اب مُنہ کے اندر سے ہوا نکالیں، اگر بدبو ہوگی تو پتہ چل جائے گی۔ مسجد میں مُنہ کی بدبو چیک نہ کی جائے بلکہ باہر کی جائے۔ جو لوگ دو تین دن کے لئے مسجد میں ٹھہرتے ہیں یا مُعْتَکِفِین ہوتے ہیں تو چونکہ اُن کی Routine (عام عادت) کھانے اور پڑے رہنے کی ہوتی ہے اِس لئے بعض اَوقات اُن کے مُنہ میں بدبو ہو جاتی ہے، اگر یہ بدبو پیٹ کی خرابی کی وجہ سے ہے تو پیٹ کا علاج کرنا چاہئے اور اگر مُنہ کی صفائی نہ رکھنے کی وجہ سے ہے تو اچھی طرح صفائی کرنی چاہئے، کیونکہ مُنہ میں اناج کے ذَرّے اور بوٹیوں کے ریشے پھنسے رہ جاتے ہیں جو سڑتے اور مُنہ میں بدبو کرتے ہیں، یوں ہی بعض لوگ اچھی طرح مسواک نہیں کرتے اور تنکے سے خِلال بھی نہیں کرتے، اِس لئے اچھی طرح رگڑ کر مسواک کی جائے اور خلال وغیرہ سے دانتوں میں پھنسے ریشے بھی نکالے جائیں، کیونکہ سب ریشے مسواک سے بھی نہیں نکلتے، اِس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ مُنہ کی بدبو دُور ہو جائے گی۔ عام طور پر خود کو مُنہ کی بدبو کا پتا نہیں چلتا، سامنے والے کو اِحساس ہو جاتا ہے۔ میں جب ملاقات کرتا ہوں تو بعض اَوقات کوئی قریب ہو کر بات کرتا ہے تو مجھے سانس روکنا پڑتا ہے۔ ایسے لوگوں کی بہتری کے لئے میں نے پرچے چھاپ کر رکھ لئے ہیں جو میں چُپ چاپ اُنہیں دے دیتا ہوں کہ جا کر پڑھیں اور عمل کریں۔

کونسی اور کیسی مسواک خریدی جائے؟

سُوال: مِسواک بھی کئی طرح کی ہوتی ہے، اِس لئے کون سی مسواک خریدنی چاہئے؟[2]

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۴۔

2 ..... یہ اور اس کے بعد والے دو سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: پیلو کی مِسواک افضل ہے۔[1] جب بھی مِسواک خریدیں تو بیچنے والے سے مِسواک موڑنے کی اِجازت لے کر اُسے موڑ کر چیک کر لیں، مضبوط ریشوں والی ہو گی تو موڑنے سے ٹوٹے گی نہیں اور اُس کا چھلکا بھی پتلا ہو گا۔ یہ مسواک اچھّی ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ کالے رنگ کی بھی مسواک ملتی ہے جسے زیتون کہہ کر بیچ رہے ہوتے ہیں، حالانکہ سب زیتون کی نہیں ہوتیں، کیونکہ ہمارے ہاں زیتون کی پیداوار کم ہے۔ کالے رنگ کی مسواک کے ریشے عُموماً مضبوط ہوتے ہیں، یہ عُمدہ ہونے کی وجہ سے مہنگی بھی ہوتی ہے، جب یہ والی مسواک لیں تو دیکھ لیں کہ جہاں سے مِسواک کٹی ہوئی ہے وہ جگہ سفید ہے یا پیلی؟ اگر سفید ہے تو مدینہ مدینہ بہترین، میرا یہی تجربہ ہے اور میں بھی یہی پسند کرتا ہوں، لیکن اگر پیلی ہے تو ایسی مسواک کا چُورا بار بار آپ کے مُنہ میں آئے گا اور پریشانی ہوتی رہے گی۔

مِسواک بیچنے والے سے اچھّی مِسواک مانگنا

سُوال: اگر مِسواک بیچنے والے کو کہا جائے کہ اچھّی مسواک دے دو، تو وہ کیا کرے؟

جواب: اِس میں مِسواک والے کے لئے آزمائش ہے، کیونکہ اِس صورت میں وہ امین ہو جائے گا اور اُس پر لازِم ہو گا کہ اچھّی مِسواک ڈھونڈ کر دے، اگر اچھّی نہیں دے گا گُناہ گار ہو گا۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ خریدنے والے سے کہہ دے کہ آپ خود ہی چھانٹ لیں، یہ طریقہ محفوظ ہے۔ البتہ اگر خود ہی اچھی مِسواک چھانٹ کر دے دی تو ثواب ملے گا۔

امیرِ اَہلِ سُنّت کب سے مِسواک اِستِعمال کر رہے ہیں؟

سُوال: آپ کب سے مِسواک کے عادی ہیں؟

جواب: میں لڑکپن سے مِسواک کا عادی ہوں۔ بولٹن مارکیٹ کی میمن مسجد کا جو دروازہ بندر روڈ کی جانب تھا اُس کے باہر مِسواک والے بیٹھا کرتے تھے، دو آنے، چار آنے، آٹھ آنے اور ایک روپے کی مِسواک ملتی تھی، میں وہاں سے خرید کر لاتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے مِسواک استعمال کرتے ہوئے 50 سال ہو گئے ہیں، یہ اللہ پاک کی رَحمت ہے، مِسواک دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس Quality (معیار) کی مِسواک ہے۔ پہلے صرف پیلو کی مِسواک مِلا کرتی تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

---

1 ..... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب ارکان الوضوء اربعۃ، مطلب فی دلالۃ المفھوم، ۱/ ۲۵۲۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی نے مِسواک کو بہت رائج کیا اور اِس سُنّت کو بڑا عام کیا ہے۔

ایک بار میں میمن مسجد کے باہر سے ہی مِسواک خرید رہا تھا، وہاں جو مِسواک ملتی تھی وہ عُموماً ایک بالِشت سے زیادہ ہوتی تھی، اِس لئے میں دو Pieces (ٹکڑے) کروالیتا تھا۔ ایک شخص کو دیکھا جس نے ایک بالِشت سے بڑی مِسواک خریدی، میں نے اُسے کہا: ایک بالِشت سے بڑی مِسواک پر شیطان بیٹھتا ہے۔ یہ سُن کر وہ غصّے میں آ گیا اور بولا: مِسواک پر شیطان کیسے بیٹھ سکتا ہے؟ میں نے بہارِ شریعت میں یہ مسئلہ پڑھ رکھا تھا کہ ایک بالِشت سے بڑی مِسواک پر شیطان بیٹھتا ہے۔[1] جب میں نے اُسے یہ مسئلہ بتایا تو وہ خاموش ہوا۔ مِسواک اپنے ہاتھ کے اِعتبار سے ایک بالِشت ہو یا ایک بالِشت سے کم ہو، اگر ایک بالِشت سے بڑی بھی ہے تو وہ گُناہ گار نہیں ہوگا، لیکن پوری ایک بالِشت ہو تو اچھا ہے۔

جتنا زیادہ اِخلاص، اُتنی زیادہ بَرَکتیں

سُوال: مُحرَّمُ الحرام میں جو گھر کے اندر ختم کروایا جاتا ہے اُس میں زیادہ سے زیادہ بَرَکتیں کیسے حاصل کریں؟

جواب: نُمائش کے لئے اور لوگوں کو سُنانے یا دِکھانے کے لئے قرآن خوانی و دُرُود خوانی نہ کی جائے۔ جتنا زیادہ اِخلاص ہوگا اُتنا زیادہ ثواب ملے گا اور اُتنی زیادہ بَرَکتیں بھی حاصل ہوں گی۔

اِیصالِ ثواب کا کیا انداز ہونا چاہیے؟

سُوال: جب بُزرگانِ دین کو اِیصالِ ثواب کیا جائے تو اِس کا کیا انداز اور کیا نیتیں ہوں؟

جواب: اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے اِیصالِ ثواب کرے۔ جن جن کی نیّت کرے گا اُنہیں ثواب پہنچے گا۔ سب سے پہلے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ثواب نذر کرے، پھر آپ کے صدقے سے صحابۂ کرام، خلفائے راشدین، اُمّہاتُ المؤمنین، اِمامِ حسین، آپ کے شہید رُفقا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اور تمام مسلمانوں کو ثواب پہنچائے۔ مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ"[2] میں بھی اِیصالِ ثواب کا طریقہ لکھا ہے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۲۹۴، حصہ: ۲۔

2 ...... یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے اور اِس میں 28 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں فاتحہ اور ایصالِ ثواب کے مختلف طریقوں کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کے فضائل، ترغیبات اور حکایات بھی موجود ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جا سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

کیا بغیر ختم شریف پڑھے نیاز ہو جاتی ہے؟

سُوال: نیاز میں عام طور ختم شریف پڑھا جاتا ہے، اگر یہ نہ پڑھا جائے تو کیا تب بھی نیاز ہو جائے گی؟

جواب: اصل مسئلہ نیّت کا ہے، اگر نیّت یہ ہے کہ ہم نے جو کھانا پکایا ہے اِس کا ثواب اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور شہیدانِ واسیرانِ کربلا کو پہنچے، اِس کے بعد ہم نے وہ کھانا کھایا اور کھلا دیا تو یہ سب نیاز ہو گیا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کا ثواب ملے گا۔ سُورتیں وغیرہ پڑھیں گے تو اُس کا بھی ثواب ملے گا، نہیں پڑھیں گے تو اُس کا ثواب نہیں ملے گا۔

چھوٹے بچّوں کا اِیصالِ ثواب کرنا کیسا؟

سُوال: کیا چھوٹے بچّے اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! نابالغ کی نیکیاں قُبول ہوتی ہیں۔ اگر وہ دُرُود شریف پڑھ کر، ذِکر و تِلاوت کر کے اور کلمے پڑھ کر اِن نیکیوں کا اِیصالِ ثواب کریں گے تو ثواب پہنچے گا۔[1] البتہ نابالغ بچّے اپنے پیسوں سے نیاز نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی کو خیرات دے سکتے ہیں۔[2]

اِمامِ حسین نے یزید کے خلاف بد دُعا کیوں نہیں کی؟

سُوال: فضائلِ اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سُنتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ہر دُعا قُبول ہوتی تھی، تو اُنہوں نے یزید کے خلاف بد دُعا کیوں نہیں کی؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: کربلا کا واقعہ دراصل اُن کا اِمتحان تھا اور اِس اِمتحان کے بارے میں اُن کے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اُن کی والِدہ خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اور اُن کے والِد حضرتِ سیِّدُنا مولا مشکل کُشا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بھی پتا تھا،[3] اِن حضرات کی بھی دُعا قُبول ہوتی تھی، لیکن اِنہوں نے کبھی یہ دُعا نہیں کی کہ یہ اِمتحان نہ ہو، یا

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۲۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۲۰۱۔

3 ...... معجم کبیر، الحسین بن علی بن ابی طالب، ذکر مولدہ وصفتہ، ۳/ ۱۰۷، حدیث: ۲۸۱۴۔

www.dawateislami.net

شہادت نہ ہو، بلکہ انہوں نے امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے کی دُعا کی۔ کربلا کے سفر میں جب امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سینۂ مُبارَک پر اپنا پاکیزہ ہاتھ رکھ کر یہ دُعا فرمائی: ”اَللّٰھُمَّ اَعْطِ حُسَیْنًا صَبْرًا وَّ اَجْرًا“ یعنی اے اللہ! حسین کو صبر و اجر عطا فرما۔[1] چونکہ اِس واقعے پر قلم چل چکا تھا اور یہ ہونا ہی تھا اِس لئے ایسی دعائیں نہیں مانگی گئیں۔ دوسری بات یہ کہ جب تک اِمتحان میں پاس نہ ہوں سَنَد نہیں ملتی، جیسے درسِ نظامی کا اِمتحان ہے، اِس میں بہت مشقت ہوتی ہے، نیندیں اُڑ جاتی ہیں اور طَلَبہ جاگ جاگ کر تیّاری کرتے ہیں، کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو Tension (ذہنی دباؤ) کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہم جیسوں کے پاس آکر دُعا کرواتے ہیں کہ دُعا کرو! ہم پاس ہو جائیں۔ اِن سے کوئی کہے کہ اِمتحان نہ دو، Tension free (ذہنی دباؤ سے فارغ) ہو جاؤ، مگر یہ نہیں مانیں گے، کیونکہ سَنَد چاہئے ہوتی ہے۔ جب امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِمتحان دیا تو دیکھیں اُنہیں کیسی سَنَد ملی اور شہادت کی وجہ سے کتنا اُونچا مقام ملا کہ بہت سارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم دنیا میں تشریف لائے لیکن جتنا چرچا اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ہوتا ہے اُتنا دوسروں کا نہیں ہوتا، اِن کے اِیصالِ ثواب کے لئے نیازوں، قرآن خوانیوں، نفلی روزوں اور نفل نمازوں کا اِہتمام کیا جاتا ہے، کئی کتابیں اِن کی شان میں لکھی گئی ہیں، اگر یہ ہم غلاموں پر نظر فرما دیں تو سب کا بیڑا پار ہو جائے۔ جتنا سخت اِمتحان ہوتا ہے سَنَد بھی اُتنی اعلیٰ ہوتی ہے، اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی سخت اِمتحان دیا اور بازی لے گئے۔

حضرتِ عباس علمدار کا اِمامِ حسین سے کیا رشتہ تھا؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ جو حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تھے، یہ کون تھے؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِمامِ عالی مقام اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قافلے کے علمبردار یعنی جھنڈا اُٹھانے والے تھے، اِنہیں عباس علمدار کہا جاتا ہے۔ آپ اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بھائی تھے، دوسری ماں سے پیدا ہوئے تھے۔[2] جب نَہر

---

1 ...... مراۃ المناجیح، ۸/ ۴۱۱ ملخصاً۔

2 ...... معجم کبیر، الحسین بن علی بن ابی طالب، ذکر مولدہ وصفتہ، ۳/ ۱۰۳، حدیث: ۲۸۰۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

فُرات پر پانی لینے گئے تو ظالِموں نے اِنہیں شہید کر دیا تھا۔[1] اللہ پاک اِن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

ایک شعر کی تشریح

سُوال: مُحرّم کے دِنوں میں یہ شعر کافی پڑھا جاتا ہے، اِس کی تشریح فرما دیجئے:۔

قتلِ حسین اصل میں مَرگِ یزید ہے　　اِسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

جواب: معلوم نہیں کہ یہ کس کا شعر ہے؟ لیکن اِس کا ظاہِری معنیٰ دُرُست ہے کہ اِمامِ عالی مقام اِمامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بظاہِر شہید ہوئے لیکن قیامت تک کے لئے یزید کی عزّت مر چکی۔ یزید نے تین سال اور کچھ مہینے تختِ پر شَیطنَت کی، آلِ رسول کا خُون کیا اور بڑے مظالِم ڈھائے، اِس کے بعد 39 سال کی عمر میں بُری موت مر گیا۔[2] شہید تو زندہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ-بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ(۱۵۴)﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۴) (ترجمۂ کنزالایمان: اور جو خُدا کی راہ میں مارے جائیں، اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں)۔ اِس لئے جو راہِ خدا میں قتل کر دیئے جاتے ہیں اُنہیں مُردہ کہنا تو دُور، مُردہ سمجھنا بھی نہیں ہے، کیونکہ وہ زندہ ہوتے ہیں لیکن لوگوں کو اِس کی سمجھ نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ اِمام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہو کر حیاتِ اَبدی پا گئے ہیں۔ دوسرے مصرعے کا مطلب یہ ہے کہ قربانیوں کے ذریعے اور دین کی خاطر مَر مِٹنے کے ذریعے اِسلام زندہ ہوتا ہے، جب مسلمان اور اُس کا اِیمان مضبوط ہوتا ہے تو اِسلام مضبوط ہوتا ہے، اِسلام کی حیات اِسی میں ہے کہ مسلمان ہر صورت میں قُربانی دینے کے لئے تیّار رہے۔ جب مسلمان 313 تھے تو اُنہوں نے بدر کے میدان میں 1000 افراد پر مشتمل لشکرِ جرّار کے دانت کھٹّے کر دیئے تھے اور اُنہیں مار بھگایا تھا، لیکن آج مسلمان غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، ہر طرف گناہوں کا دور دورا ہے اور غیر مسلم ہم پر غالِب ہو چکے ہیں۔ کوئی قُربانی دیتا بھی ہے تو دُنیا کے لئے دیتا ہے، آخرت کا تصوُّر کم ہوتا جا رہا ہے، اِتنی قُربانی تو ہمیں دینی ہی چاہئے کہ نماز پڑھ لیا کریں، نیند کی قربانی دے کر فجر کے لئے اُٹھ جایا کریں، اللہ پاک توفیق دے تو تہجد بھی ادا کر لیا

---

1 ..... روضۃ الشہداء (مترجم)، ۲/۳۲۰-۳۲۵ ملخصاً۔

2 ..... تاریخ الطبری، سنۃ أربع وستین، ذکر خبر وفاۃ یزید بن معاویۃ، ۴/۸۷۔

کریں، اپنی عبادتوں کو دُرُست کریں اور اپنے وقت کی قُربانی دیتے ہوئے مَدَنی قافلوں میں سَفَر کریں۔

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم　　نہایت اِس کی حسین، اِبتدا ہیں اِسماعیل

نَہرِ فُرات کا پانی نہیں پیا

سُوال: اگر کربلا کا کوئی یادگار واقعہ ہو تو سُنا دیجئے۔[1]

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری دو بار بغداد شریف اور کربلا شریف کی حاضری ہوئی ہے، نَجفِ اَشرف میں بھی حاضری کی سعادت ملی ہے اور حضرتِ سَیِّدُنا حُر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزارِ فائضُ الانوار پر بھی حاضری کا شرف ملا ہے۔ کربلا شریف کا یادگار واقعہ یہ ہے کہ ہم نے وہاں نَہرِ فُرات کا پانی نہیں پیا حالانکہ لوگ وہ پانی پیتے ہیں۔ ہُوا کچھ یوں کہ ہم بغداد شریف سے پانی ساتھ لے کر چلے تھے اور ہم سب کا روزہ تھا، روزے کی حالت میں ہی کربلا کی ساری حاضِریاں ہوئیں، یوں پانی پینے کی نوبت ہی نہیں آئی، جب مغرب کا وقت ہوا تو اُس وقت ہم حضرتِ سَیِّدُنا حُر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر تھے جو کربلا سے باہر ہے، ہمارے پاس جو پانی موجود تھا اُسی سے ہم نے روزہ اِفطار کر لیا۔ بعد میں ہمارا یہ ذِہن بھی بن گیا کہ یار اچھا ہوا کہ نَہرِ فُرات کا پانی نہیں پیا، کیونکہ جو پانی علی اصغر کو نہیں ملا، اُن کے بابا جان اِمام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو نہیں ملا، اَہلِ بیتِ اَطہار پر جو پانی بند کیا گیا، ہم بھی وہ پانی نہیں پییں گے۔ شاید پہلی بار کی حاضری میں یہ ذِہن بنا تھا اور دوسری بار کی حاضری میں اِرادۃً نہیں پیا تھا۔ کاش! ایسا جذبہ مِل جائے۔

خشک ہو جا خاک ہو کر خاک میں مِل جا فُرات　　خاک تجھ پر دیکھ تو سُوکھی زبانِ اَہلِ بیت

جتنا بڑا مقام اُتنا سخت اِمتحان

سُوال: یہ بات کہاں تک دُرُست ہے کہ جن کے مقام جتنے بڑے ہوتے ہیں اُن کے اِمتحان بھی اُتنے بڑے ہوتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: ایسا ہوتا ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: راہِ خدا میں تم سب سے زیادہ میں ستایا گیا

---

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہوں۔[1] سب کا اِمتحان مختلف انداز سے تھا، میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِمتحان کا انداز الگ تھا، دیگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اِمتحان کا انداز جُدا تھا اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے اِمتحان کا انداز منفرِد تھا۔ صحابیٔ رَسول حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو انگاروں پر لِٹایا جاتا اور اوپر پتھر رکھ دیا جاتا تھا، بعض اوقات آپ کا آقا بھی سینے پر چڑھ جاتا تھا، جب آپ کی چربی نکل کر اَنگاروں پر گرتی تھی تب اَنگارے بجھا کرتے تھے، لیکن اِس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کبھی اِسلام نہیں چھوڑا۔[2]

داڑھی رکھنی ہو تو گھر والوں کو کیسے منائیں؟

سُوال: اگر گھر والے داڑھی رکھنے کی اِجازت نہ دیں تو اُنہیں کیسے منایا جائے؟

جواب: گھر والوں کے اِجازت نہ دینے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عام طور پر گھر میں کردار بہت رَف ہوتا ہے، 20، 25 سال گھر میں جھگڑے کرتے گزار دیتے ہیں اور جب مَدَنی ماحول میں آکر داڑھی رکھنے کا جوش چڑھتا ہے تو یہ گھر والوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔ اِس میں تھوڑی دُشواری ہے۔ اِس کا حل یہی ہے کہ اُنہیں اپنے کردار سے منایا جائے۔ سب سے مُعافی مانگیں اور اُنہیں راضی کریں، بحث اور جھگڑا کریں گے تو وہ نہیں مانیں گے، آنکھوں سے سمجھائیں، اِس طرح ماں باپ کو جلدی رَحم آجائے گا۔ اگر اِس طرح کی زبان استعمال کی کہ **"اڑے اوئے، داڑھی سُنّت ہے، منڈانا حرام ہے، ایسا مشورہ دیتے ہو، جہنّم میں جاؤ گے، نہیں کٹواؤں گا"** وغیرہ تو ایسے نہیں چلے گا۔ نرمی، نرمی اور نرمی سے ہی مُعاملہ حل کیا جائے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

داڑھی کے موضوع پر مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "کالے بچھو"[3] ہے اِسے گھر میں ایسی جگہ رکھ دیں جہاں سے سب کو

---

1 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۳۴-باب، ۴/ ۲۱۳، حدیث: ۲۴۸۰ ماخوذاً۔

2 ... الطبقات الکبری لابن سعد، خباب بن الأرت، ۳/ ۱۲۳ ماخوذاً۔

3 ... یہ رِسالہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے اور اِس میں 24 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں احادیثِ کریمہ کی روشنی میں داڑھی منڈانے سے بچنے کی زبردست ترغیب دلائی گئی ہے، نیز داڑھی منڈانے والوں کے عبرت ناک واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

نظر آئے، ہو سکتا ہے کہ والد صاحب، والدہ یا بڑے بھائی کو نظر آجائے اور وہ پڑھ لیں تو ذہن بن جائے۔ داڑھی کے عُنوان پر میرا "کالے بچھو" نامی Audio بیان بھی ہے،[1] اِس کے علاوہ بھی ہمارے بیانات موجود ہیں، اگر ممکن ہو تو وہ گھر والوں کو سُنا دیئے جائیں۔ اِسی طرح اگر گھر میں درس کی ترکیب بنائی جائے تو اُمید ہے کہ اِس سے بھی ذِہن بن جائے گا۔[2]

داڑھی رکھ کر گُناہ کرنا کیسا؟

سُوال: کیا داڑھی رکھ کر گُناہ کرنا زیادہ جُرم ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اِن معنوں میں زیادہ جُرم ہے کہ اُس کی وجہ سے لوگ دلیل پکڑیں گے کہ یار بڑے بڑے مولانا گُناہ کرتے ہیں، ہم تو ہیں ہی گُناہ گار۔ یہ بھی نقصان ہو گا کہ لوگ اُسے دیکھ کر داڑھی والوں کو بُرا کہیں گے کہ "داڑھی کی آڑ میں شِکار کھیلتے ہیں" مَعَاذَ اللّٰہ ایسا نہیں کہنا چاہئے۔ داڑھی اپنی جگہ پر ہے اور گُناہ اپنی جگہ پر ہے، چونکہ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں اِس لئے داڑھی والے کو زیادہ مُحتاط رہنا چاہئے، عُمومی اِحتیاط تو سبھی کو کرنی ہے کہ گُناہ کا عذاب کوئی بھی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے راہِ خدا میں اپنی گردن کٹوا دی، آپ کم از کم داڑھی کٹوانے اور ایک مٹھی سے گھٹانے سے توبہ کر لیجئے، اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبت کا دم بھرا جاتا ہے، جان قُربان کرنے کے نعرے لگائے جاتے ہیں لیکن جہاں نماز یا داڑھی کی بات آجائے تو ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، ایسا نہ کریں، ہمّت کریں اور سچّی توبہ کر لیں، آج (10 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کی بڑی رات ہے جو ہمیں قُربانیوں کی یاد دلاتی ہے۔ ہمیں تو اپنے نفس کی قُربانی دینی ہے جس کا اپنا اجر ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ آج کی رات داڑھی رکھنے کی نیّت کریں گے تو یادگار بھی رہے گی کہ میں نے عاشورا کی رات داڑھی رکھنے کی نیت کی تھی، عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں موجود حاضرین کے لئے یہ بھی یادگار ہو گی کہ میں نے فیضانِ مدینہ میں داڑھی رکھنے کی نیّت کی تھی۔ سب نیّت کریں کہ نامِ مصطفےٰ پر آج بلکہ ابھی گردن کٹتی ہو تو کٹے لیکن اب

---

[1] ..... یہ Audio بیان www.ilyasqadri.com سے حاصل کیا اور سُنا جا سکتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] ..... یاد رہے! والدین اور گھر والوں کا اَحسن انداز میں ذِہن بنائیں، لیکن اگر اُن کا ذِہن نہ بنے تب بھی ایک مٹھی داڑھی رکھنی ہی ہو گی۔ والدین منع کریں تو اُن کی یہ بات نہیں مانی جائے گی، کیونکہ یہ بات اللہ و رسول کے اَحکامات کے خلاف ہے، لہٰذا ہمیں سب سے پہلے اللہ و رسول کا حکم ماننا اور سب سے بڑھ کر اللہ و رسول کی اطاعت کرنی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سے داڑھی نہ کٹے نہ ایک مٹھی سے گھٹے۔

پانی پینے کے دوران بِسْمِ اللہ پڑھنا یاد آئے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر پانی پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائیں اور درمیان میں یاد آئے تو کیا اب بِسْمِ اللہ پڑھنی ہو گی؟

جواب: اِس میں بظاہِر کوئی حَرَج معلوم نہیں ہوتا۔ کھانے پینے کے دوران بھی اللہ پاک کا نام لینا اور بِسْمِ اللہ پڑھنا اچّھی بات ہے، ہر گھونٹ پر بھی بِسْمِ اللہ پڑھی جائے تو اچھا ہی ہے۔

میں بہت نیک ہوں

سُوال: دل میں یہ وسوسہ آئے کہ ”میں بہت نیک ہوں“ تو اِس وسوسے کو کیسے دُور کیا جائے؟

جواب: ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ“ پڑھ لے اور وسوسے پر توجّہ نہ دے، نہ ہی اُس پر دل جمائے۔ چونکہ وہ اِس وسوسے کو بُرا سمجھ رہا ہے اِس لئے اُس پر کچھ اِلزام نہیں ہے۔

چشمے کے نمبر کم کرنے کا طریقہ

سُوال: آپ پہلے چشمہ پہنتے تھے، اب نہیں پہنتے، کیا آپ کے نمبر ختم ہو گئے ہیں؟ نیز نمبر کم کرنے کا طریقہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: میری قریب کی نظر تھوڑی سی کمزور ہے۔ بغیر چشمے کے بھی میرا گزارہ ہو جاتا ہے۔ میرے چشمے کے نمبر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بہتر ہیں۔ یہ بھی اللہ پاک کا کَرَم اور نُورِ مصطفےٰ کا صدقہ ہے، ورنہ میرا آنکھوں کا اِستعمال کافی ہے۔ اللہ پاک نظرِ بد سے بچائے۔ جب میں تحریری کام کرتا ہوں تو عام طور پر چشمہ پہنتا ہوں۔

چشمے کے نمبر کم کرنے کے لئے گاجر کے موسم میں روزانہ درمیانے سائز کی ایک گاجر کھالی جائے، اِنْ شَآءَ اللہ نمبر کم ہو جائیں گے یا ختم ہو جائیں گے۔ ایک سے زیادہ بھی کھالیں تو نقصان نہیں ہے، جس کو گاجر مُوافِق آتی ہو وہ زیادہ بھی کھا سکتا ہے، کیونکہ گاجر پیشاب آور ہے اور جسے پیشاب کی بیماری ہو گا جر کھا کر اُس کا پیشاب بڑھ سکتا ہے، البتہ درمیانے سائز کی ایک گاجر کھانے میں مسئلہ نہیں ہو گا۔ اگر پورا ایک گلاس گاجر کا جوس پی لے گا تو شاید مثانے کی صفائی ہو جائے گی۔ ہمیشہ علاج اپنے طبیب کے مشورے سے کرنا چاہئے، کیونکہ ہر چیز ہر ایک کو مُوافِق نہیں آتی۔ ضروری نہیں کہ گاجر

www.dawateislami.net

بھی ہر ایک کو مُوافِق آئے۔ سب جانتے ہیں کہ شہد میں شِفا ہے، (1) مگر بعض لوگ جن کا مِزاج صَفراوی ہوتا ہے اُنہیں شہد مُوافِق نہیں آتا۔

عِلاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیوں کرنا چاہئے؟

سُوال: عِلاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیوں کرنا چاہئے؟ اِس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: اِس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے طبیب کو پتا ہو گا کہ اِسے کون سی دوا دینی ہے اور کتنی دینی ہے؟ طبیب ایک ہونا چاہئے، جو لوگ بات بات پر طبیب بدلتے ہیں وہ بے چارے مارے مارے پھرتے ہیں، کیونکہ نیا طبیب اِکائی سے شروع کرتا اور نئے نئے تجرِبات کر کے تختۂ مشق بناتا ہے۔ اِس لئے کسی نیک نمازی اور دین و اِسلام کی سمجھ رکھنے والے ڈاکٹر یا حکیم کو مُنتخب کر لیا جائے اور اُسی سے واسِطہ رکھا جائے، دوسرا کوئی علاج بتائے تو وہ بھی اُسی سے مشورہ کر کے کرے۔ ہاں! اگر وہ خود کہے کہ ”اِس مرض کے لئے آپ فلاں کو دکھا دو یا بڑے ڈاکٹر سے رُجوع کر لو“ تو یہ الگ بات ہے۔

جس کی پہلی اَولاد لڑکی ہو وہ عَورت بَرَکت والی ہوتی ہے

سُوال: جس عَورت کی پہلی اَولاد لڑکی ہو وہ بَرَکت والی ہوتی ہے، کیا اِس طرح کی کوئی حدیث ہے؟

جواب: (امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مُفتی صاحِب نے فرمایا:) اِس طرح کی دو رِوایتیں ”اَلْمَقَاصِدُ الْحَسَنَۃ“ اور ”کَشْفُ الْخِفا“ میں موجود ہیں۔ (2)

(امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) سُبْحٰنَ اللہ، بیٹی رحمت و بَرَکت والی ہوتی ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں بھی پہلے بیٹی پیدا ہوئی تھی، بعد میں تین بیٹے ”اِبراہیم، قاسِم اور عبدُ اللہ“ پیدا ہوئے تھے جو بچپن ہی میں

---

1 ..... پ۱۴، النحل: ۶۹۔

2 ..... فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عَورت کی بَرَکت یہ ہے کہ اُس کی پہلی اَولاد لڑکی ہو۔
(المقاصد الحسنة، حرف الميم، ص ۴۴۰، حديث: ۱۲۰۵ – كشف الخفاء، حرف الميم، ۲/۲۵۶، حديث: ۲۶۵۷)

www.dawateislami.net

وفات پا گئے تھے۔[1]

بچّے کی وِلادت ہونے پر سبز ٹہنی یا پتّے دروازے پر لگانا

سُوال: گاؤں دیہات میں اِس طرح کا تصوُّر پایا جاتا ہے کہ بچّے یا بچّی کی وِلادت ہونے کے بعد دروازے پر کوئی سبز ٹہنی یا پتّے وغیرہ لگا دیتے ہیں، تا کہ بلائیں وغیرہ اندر نہ آئیں۔ یوں ہی باہر سے آنے والے کسی بھی فرد کو سیدھا بچّے یا بچّی کے پاس آنے نہیں دیتے، پہلے کسی دوسرے کمرے میں جانے کا کہتے ہیں، اُس کے بعد آنے دیتے ہیں۔ اِس بارے میں راہ نُمائی فرما دیجئے۔

جواب: لوگوں نے خود اپنے لئے طرح طرح کے مسائل کھڑے کر رکھے ہیں۔ ہرے پتّے لگانے کا نہ میں نے کبھی پڑھا نہ سُنا۔ اِسی طرح بچّے کے پاس Direct (یعنی سیدھا) آنے سے منع کرنے کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی، اگر پردے وغیرہ کے مسائل یا کوئی شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو Direct آنے دینے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اگر دروازے پر کچھ لگانا ہی ہے تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھ کر لگائیں، لیکن وہ بھی اِس لئے نہ لگائیں کہ بچّہ پیدا ہوا ہے بلکہ مُطلقاً لگا دی جائے۔ پہلے کے دور میں جب بچّہ پیدا ہوتا تھا تو لوگ اُسے چُھپاتے تھے، کیونکہ اگر ہیجڑوں کو پتا چلتا تھا تو وہ پہنچ جاتے تھے اور دَھما چوکڑی مچا کر، ڈھول بجا کر اور ناچ گا نا کر کے پیسے مانگتے تھے۔ ظاہِر ہے کہ یہ سب گُناہ کے کام بھی ہیں اور اِس طرح زبردستی کر کے جو پیسے لئے وہ بھی رِشوت ہونے کی وجہ سے اُن کے حق میں حرام ہیں۔[2]

بہو اُلٹا دوپٹّہ اوڑھے تو ساس مر جاتی ہے؟

سُوال: اگر کوئی لڑکی اُلٹا دوپٹّہ اوڑھے تو کیا اُس کی ساس مر جائے گی؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

1 ..... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، باب فی ذکر اولادہ الکرام، ۴ / ۳۱۴ – ۳۵۰ ملخصاً۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دو شہزادے ”حضرتِ سَیِّدُنا قاسم اور حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا“ اور چاروں شہزادیاں ”حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب، حضرتِ سَیِّدَتُنا رُقیّہ، حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم اور حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ“ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا سے پیدا ہوئیں، جبکہ ایک شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ حضرتِ سَیِّدَتُنا ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا سے پیدا ہوئے۔

(سیرۃ ابن ھشام، حدیث تزوج رسول اللہ خدیجة، اولادہ من خدیجة، ص ۷۷ – اسد الغابة، کتاب النساء، خدیجة بنت خویلد، ۷ / ۹۱)

2 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۵۹۷۔

www.dawateislami.net

جواب: جب تک رب نہیں چاہے گا کسی کو موت نہیں آئے گی، چاہے بھولا کھ اُلٹے دوپٹے اوڑھ لے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھو اُلٹا دوپٹہ اوڑھے تو اُسے ہی موت آجائے، کیونکہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود اُس میں گر جاتا ہے۔ اِس طرح کی بھی رِوایت ہے کہ جو کسی کی تکلیف پر راضی ہوتا ہے، ہو سکتا ہے اللہ پاک اُس کو ٹھیک کر دے اور تجھے اُس تکلیف میں مبتلا کر دے۔[1] بہر حال! "شَماتت" یعنی کسی کا بُرا چاہنا بہت بُری چیز ہے۔

انگوٹھے چومنا کس کی سُنّت ہے؟

سُوال: انگوٹھے چومنے کی کیا وجہ ہے اور انگوٹھے چومنا کس کی سُنّت ہے؟

جواب: انگوٹھے چومنے کی بھی رِوایتیں ہیں اور شہادت کی اُنگلیوں کے پورے چومنے کی بھی رِوایتیں ہیں۔[2] انگوٹھے چومنے کی ایک رِوایت یہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے پیچھے فرشتے آتے تھے، جب پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں تو بتایا گیا کہ تمہاری پیٹھ میں نورِ مصطفےٰ ہے جس کی یہ زیارت کرتے ہیں، آگے چل کر یہ آخری نبی بن کر ظاہر ہوں گے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی: یااللہ! اِس نور کو پیچھے کے بجائے آگے کر دے، تاکہ پیچھے سے زیارت کرنے نہ آئیں۔ اِس کے بعد وہ نور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشانی میں چمکنے لگا اور فرشتے آگے سے زیارت کرنے لگے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کی: یااللہ! میں بھی نورِ مصطفےٰ دیکھنا چاہتا ہوں۔ یوں وہ نور آپ کے انگوٹھوں میں ظاہر ہو گیا اور آپ نے انگوٹھے چوم لئے۔[3] بہت بڑے مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا امام سخاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب "اَلْمَقَاصِدُ الْحَسَنَة" میں لکھتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو شخص اذان میں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ" سُن کر یہ

---

1 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ: ۵۷-باب، ۴/۲۲۷، حدیث: ۲۵۱۴۔

2 ...... مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مؤذِّن کو اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہتے سُنا، یہ دُعا پڑھی: "رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا" اور دونوں کلمے کی اُنگلیوں کے پورے جانبِ زیریں سے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، اِس پر حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اُس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

(المقاصد الحسنۃ للسخاوی، حرف المیم، ص۳۹۰، حدیث: ۱۰۲۱)

3 ...... تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۷/۲۲۹-الروض الفائق، المجلس الثالث والاربعون، ص۲۴۱-حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۶۹۔

www.dawateislami.net

کہے: ”مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الله“ اور اپنے انگوٹھے چُوم کر آنکھوں سے لگائے، ”لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ“ یعنی نہ وہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اُس کی آنکھیں دُکھیں۔[1] البتہ یہ یاد رہے کہ تِلاوت میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام آئے گا اُس وقت انگوٹھے نہیں چومیں گے، یوں ہی نماز اور خطبے کے دوران بھی نہیں چومیں گے۔ اِس کے علاوہ جب دُرُود شریف پڑھتے ہیں اور نامِ مُبارَک لیا جاتا ہے اُس وقت انگوٹھے چومنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ تعظیم کی نیّت سے چومیں گے تو ثواب ملے گا۔[2]

نِکاح ہونے کے بعد چُھوارے لُٹانا سُنّت ہے

سُوال: کیا نِکاح ہونے کے بعد چُھوارے اُچھالنا سُنّت ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: چُھوارے اُچھالنا نہیں، لُٹانا حدیث سے ثابِت ہے۔[3] ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ میں لکھا ہے۔[4]

شادی کے موقع پر پیسے لُٹانا کیسا؟

سُوال: شادی کے موقع پر پیسے لُٹائے جاتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جائز ہے۔ یہ بے اَدَبی کے ضِمن میں نہیں آئے گا، کیونکہ اِس پر عُرف ہے۔

بغیر دعوت کسی کی شادی میں جانا کیسا؟

سُوال: بغیر دعوت کسی کی شادی میں جانے اور جن کی شادی میں گیا اُن کے اِسے نکالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسجد میں نِکاح ہو رہا ہے اور بغیرِ دعوت کوئی آگیا تو مشورہ یہ ہے کہ اُس کا شکریہ ادا کریں اور اُسے گُھور کر دیکھنے کے بجائے اُس کا حوصلہ تسلیم کریں کہ مَاشَآءَ الله بڑے حوصلے والا ہے، دعوت نہیں دی تھی پھر بھی آگیا، پہلے

---

1 ...... المقاصد الحسنة للسخاوی، حرف المیم، ص۳۹۱، حدیث: ۱۰۲۱۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۴۱۵۔

3 ...... حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب خود نِکاح کرتے یا کسی کا نِکاح کرواتے تو چھوارے لٹاتے تھے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی: کتاب الصداق، باب ما جاء فی النثار فی الفرح، ۷/ ۴۶۹، حدیث: ۱۴۶۸۳)

4 ...... ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ نمبر 347 پر ہے: ”عرض: نِکاح کے بعد جو چھوہارے لُٹانے کا جو رَواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟ ارشاد: حدیث شریف میں لُوٹنے کا حکم ہے اور لُٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دارقطنی وبیہقی وطحاوی سے مروی ہے۔“

www.dawateislami.net

تعلُّق خراب تھا تو اب تعلقات بنالیں۔ بعض اَوقات اِنسان دعوت دینا بھول جاتا ہے حالانکہ تعلقات بہت اچّھے ہوتے ہیں اور اِسی وجہ سے دوسرے کا ذِہن بنتا ہے کہ مصروفیت کی وجہ سے شاید مجھے دعوت دینا بھول گیا، ایسی صورت میں اگر بغیر دعوت بھی چلے جائیں گے تو محبت میں اِضافہ ہو گا۔ جیسے باپو شریف سیّد عبدُ القادِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، ہم دونوں اکثر ساتھ ہوتے تھے، میں اُنہیں اپنی شادی کی دعوت دینا بھول گیا، لیکن اِس کے باوُجود یہ آئے، مجھے تحفہ بھی دیا اور شادی کی دعوتوں میں بھی شریک ہوئے۔ بعد میں کسی موقع پر اُنہوں نے بتایا کہ آپ مجھے شادی کی دعوت دینا بھول گئے تھے، لیکن میں پھر بھی آیا تھا۔ یہ ہمارے اچّھے تعلقات اور بے تکلفی کی دلیل تھی۔ اگر وہ نہ آتے تو مجھے صدمہ ہوتا کہ باپو ناراض ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اگر واقعی قرینہ ہو کہ مجھے دعوت دینا بھول گیا ہے تو ناراض ہونے کے بجائے چلے جانا چاہئے۔ اب اگر جن کی شادی میں گیا وہ اُسے نکالیں گے تو یہ سخت حَرَج کی بات ہوگی اور اِس سے فتنہ و فساد ہو گا، نیز نفرت کی دیوار بھی کھڑی ہو جائے گی۔ ایسے موقع پر اُس کو Welcome (خوش آمدید) کہہ کر محبّت دینی چاہئے اور مسکرا کر ملنا چاہئے، تاکہ اُسے صدمہ نہ ہو۔ البتہ بغیر دعوت کسی کے ہاں جا کر کھانا کھانا جائز نہیں ہے۔[1] حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر دعوت کے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گر ہو کر نکلا۔[2] اِس لئے اگر کوئی بغیر دعوت چلا جائے تو کھانے پینے سے بچے اور صرف نِکاح میں شرکت کر کے چلا آئے۔ نِکاح کے علاوہ شادی کی دِیگر تقریبات جیسے نعت خوانی وغیرہ میں نہ جائے کہ ہو سکتا ہے اِس کے جانے سے سیٹ رُکے اور جگہ تنگ پڑے، جن کی شادی میں گیا وہ بھی بدگمانی کر سکتے ہیں کہ بغیر دعوت کے آگیا، اب کھا کر بھی جائے گا۔ یوں ہی کسی نے نیاز وغیرہ کا اِہتمام کیا ہو تو بغیر دعوت وہاں بھی نہ جائے، کیونکہ ایک تعداد سمجھتی ہے کہ نیاز میں ہمارا بھی حق ہے۔ اگر بغیر بُلائے جا کر نیاز بھی کھائیں گے تو گُناہ گار ہوں گے۔ البتہ اگر لنگرِ عام ہو تو کھایا جا سکتا ہے۔

عُمرہ کرنے کے بعد عَورت کا خود اپنے بال کاٹنا کیسا؟

سُوال: کیا کوئی خاتون عُمرہ کر کے اِحرام کی حالت میں اپنے بال خود کاٹ سکتی ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۵۲-۶۵۳۔

2 ...... أبو داود، کتاب الأطعمة، باب ما جاء في إجابة الدعوة، ۳/ ۴۷۹، حدیث: ۳۷۴۱۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! خود بھی اپنی چُٹیا کاٹ سکتی اور اپنے بال قصر کر سکتی ہے۔[1]

قبروں سے ہٹ کر پاؤں رکھنے کی جگہ نہ ہو تو مرحوم کی قبر تک جانا کیسا؟

سُوال: آج کل قبرستان بہت تنگ ہو گئے ہیں، پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی، مجھے اپنے والِد صاحب کی قبر پر جانا ہوتا ہے، اگر میں قبرِستان کے باہر ہی کھڑا ہو کر دُعا کر لوں تو کیا میری حاضِری ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! بلکہ لازم ہے کہ اِس صورت میں باہر کھڑا ہو۔ دُور سے بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے اور گھر بیٹھ کر بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ قبرِستان کی حاضِری سے اگرچہ عبرت ملتی اور موت یاد آتی ہے، لیکن مسلمانوں کی قبروں پر پاؤں رکھنا گُناہ کا کام ہے۔[2]

اِستخارہ اور کاٹ کے لئے کونسا نام دیا جائے؟

سُوال: جب بچّہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کا ایک اصل نام رکھا جاتا ہے اور ایک نام پکارنے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ جب اُس کا اِستخارہ یا کاٹ کروانی ہو تو کونسا نام لکھوایا جائے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: کوئی بھی نام دیا جا سکتا ہے، کیونکہ مُراد وہ مریض ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگ پکارنے والے نام کو ہی زیادہ اَہمیت دے رہے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو اِستخارہ یا کاٹ کے لئے ماں کے نام کی جگہ ”حوّا“ لکھا جا سکتا ہے، جیسے فلاں بن حوّا۔ کیونکہ حضرتِ سیّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی زوجۂ محترمہ کا نام ”حوّا“ تھا جو ہم سب کی امّی جان ہیں۔[3]

کیا قیامت 10 مُحرّم کو قائم ہوگی؟

سُوال: کیا قیامت 10 مُحرّم کو قائم ہو گی؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... مناسک مُلّا علی قاری، باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ص ۳۳۰۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”رفیق الحرمین“ صفحہ نمبر 197 پر ہے: اِسلامی بہنیں صرف تقصیر کروائیں، یعنی چوتھائی (1/4) سر کے بالوں میں سے ہر بال انگلی کے پورے کے برابر کٹوائیں یا خود ہی قینچی سے کاٹ لیں۔ انہیں سر منڈوانا حرام ہے۔ (یاد رہے! عورت کو غیر مرد سے بال کٹوانا کہ اُس کے آگے اپنے بال ظاہر کرنا بھی جائز نہیں) بال چونکہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں لہٰذا ایک پورے سے زیادہ کٹوائیں، تاکہ چوتھائی سر کے بال کم از کم ایک پورے کے برابر کٹ جائیں۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۷، حصہ: ۴۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵ / ۲۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! عاشُورا کے دن قیامت قائم ہوگی اور جمعہ کا روز ہوگا۔[1] ویسے تو کئی جمعے ایسے گزرے ہیں جن میں عاشُورا تھا، لیکن ابھی قیامت کی کئی نشانیاں باقی ہیں۔ بہرحال! قیامت ضرور آئے گی، اِس پر اِیمان رکھنا لازِم ہے۔[2]

عاشُورا کے دن مَدَنی قافلے میں ہوں تو گھر والوں پر کیسے خرچ کریں؟

سُوال: 10 محرم کو گھر والوں پر وُسعت کرنی ہوتی ہے، جبکہ ہم 10 مُحرم کو مَدَنی قافلے میں ہوتے ہیں، تو اِس دن گھر والوں پر کیسے خرچ کریں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: پہلے سے رقم دے کر چلے جائیں یا عاشُورا کے دن بھجوا دیں۔ اب تو رابطہ کرنا اور چیز پہنچانا بھی بہت آسان ہو گیا ہے، بس کرنے والا چاہیے۔

عاشُورا کے دن صَدَقہ کرنے کی فضیلت

سُوال: عاشُورا کے دن صَدَقہ کرنے کی کوئی فضیلت ہو تو بتا دیجئے۔[3]

جواب: جو عاشُورا کے دن صَدَقہ کرے گا اُس کو سارا سال صَدَقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔[4] عوامُ النّاس صَدَقہ کا مطلب یہ سمجھتی ہے آٹے میں انڈا رکھ کر دے دیا جائے، ساتھ میں تیل رکھ دیا جائے، یوں ہی کالا بکرا یا کالا مُرغا دینے کو صَدَقہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ صَدَقہ صرف اِسی کا نام نہیں ہے، صَدَقہ کا مطلب خیرات ہے یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا، تو جو چیز بھی راہِ خدا میں خرچ کی جائے گی وہ صَدَقہ اور خیرات کہلائے گی۔

نفلی صَدَقہ کن لوگوں کو دینا چاہیے؟

سُوال: نفلی صَدَقہ کن لوگوں کو دینا چاہیے؟

---

1 ...... ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعۃ...الخ، ۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۰۴۲ - بستان الواعظین، مجلس فی فضل یوم عاشوراء...الخ، ص ۲۲۸۔

2 ...... تفسیر روح البیان، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۵۹، ۸/ ۱۹۹ - ۲۰۰۔

3 ...... یہ اور اس کے بعد والے دو سُوالات شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کئے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/ ۲۵۳، حدیث: ۲۶۴۱۔

www.dawateislami.net

جواب: کسی غریب رشتہ دار کو دے دیں۔ اگر کسی سیِّد صاحب کو دینا چاہیں تو اُنہیں بھی دے سکتے ہیں، کیونکہ نفل صَدَقہ اُنہیں دیا جاسکتا ہے۔[1] جن کو صَدَقہ دیں اُنہیں یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ یہ صَدَقہ یا خیرات ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اُنہیں اچھا نہ لگے۔ آپ اگر چاہیں تو دعوتِ اسلامی کے صَدَقہ باکس یا لنگرِ رَضَویہ کے باکس میں بھی نفلی صَدَقہ ڈال سکتے ہیں، کیونکہ ہمیں سارا سال ہی اِس کی ضرورت رہتی ہے اور رَمَضان میں تو سحری اور اِفطاری کی مد میں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ صَدَقہ باکس یا لنگرِ رَضَویہ کی مد میں زکوٰۃ کے پیسے نہیں دیجئے گا، ورنہ آپ کی زکوٰۃ ضائع ہو جائے گی۔ اپنی جیب خرچ میں سے حلال اور ستھرا مال نفلی صَدَقہ میں دیجئے، راہِ خدا میں دینے سے بڑھتا ہے، گھٹتا نہیں ہے۔ چاہیں تو اپنی آمدنی کا One Percent (یعنی ایک فیصد) ہی نفلی صَدَقے کے لئے مُقرّر کرلیجئے، اللہ پاک توفیق دے تو فیصد میں اِضافہ کرلیجئے کہ جتنا شہد ڈالیں گے اُتنا میٹھا ہو گا۔ اِسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنی جیب خرچ میں سے کوئی حصّہ مُقرّر کرکے نفلی صَدَقہ دیا کریں، اِس کے لئے گھر میں صَدَقہ باکس بھی رکھا جاسکتا ہے۔

کیا نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہئے؟

سُوال: کیا نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہئے؟

جواب: جی ہاں! نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہئے، ایسا حدیثِ پاک میں بھی ہے۔[2] اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا قلب مُنْقَلِب ہوتا یعنی بدلتا رہتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو اَہلِ بیت کی آنکھوں کے تارے ہیں، ایک مرتبہ Washroom (یعنی طہارت خانے) میں گئے اور اچانک باہر آگئے۔ آپ نے جو جُبّہ پہنا ہوا تھا وہ خادِم کو دیا اور فرمایا: فلاں

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰ / ۳۰۹۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا عُقبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے مدینۂ منورہ میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے اُٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اپنی اَزواجِ مطہرات میں سے کسی کے حُجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس جلدی کو دیکھ کر گھبرا گئے، پھر نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کے پاس تشریف لائے تو لوگوں کو اِس عُجلت سے متعجب دیکھ کر اِرشاد فرمایا: مجھے کچھ سونا یاد آگیا جو ہمارے گھر میں تھا، میں نے یہ ناپسند کیا کہ وہ مجھے (یادِ اِلٰہی سے) روکے تو میں نے اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ (بخاری، کتاب الأذان، باب من صلی بالناس...إلخ، ۲۹۶/۱، حدیث:۸۵۱)

www.dawateislami.net

کو دے آؤ! جب فراغت کے بعد باہر آئے تو خادِم نے عرض کی: حضور! اِتنی جلدی کیا تھی؟ آپ اِطمینان سے فارِغ ہو کر مجھے دے دیتے، پھر دے آتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب میں اندر تھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ جُبّہ فلاں کو اللہ پاک کی راہ میں دے دینا چاہئے، تو میں فوراً باہر نکل آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فارِغ ہو کر نکلوں تو میری نیّت بدل چکی ہو، اِس لئے میں نے نیکی کرنے میں جلدی کی۔[1] یہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے جن کو نیکی کی حرص ہوا کرتی تھی۔

کیا ہر جُمعہ کے دن اِثْمِد سُرمہ لگایا جاسکتا ہے؟

سُوال: کیا اِثْمِد سُرمہ صرف عاشُورا کے دن لگایا جاتا ہے یا جُمعہ کے دن بھی لگایا جاسکتا ہے؟

جواب: اِثْمِد سُرمہ لگانے کی فضیلت حدیثِ پاک میں مطلقاً موجود ہے کہ اِثْمِد سُرمہ پلکیں اُگاتا اور آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے۔[2] عاشُورا کے تعلُّق سے اِثْمِد سُرمہ لگانے کی بھی رِوایت موجود ہے۔[3] اِثْمِد سُرمہ لگائیں، اِنْ شَآءَ اللہ سارا سال آنکھیں نہیں دُکھیں گی۔ اللہ کرے کہ واقعی اِثْمِد سُرمہ ہمیں مِل جائے، کیونکہ عام طور پر صرف اِثْمِد نام سے سُرمہ بِک رہا ہوتا ہے۔ کسی اچھی کمپنی کا لے لیا جائے، پیسے تو زیادہ ہوں گے لیکن معیار اچھا ہوگا۔

روزے کی حالت میں اِثْمِد سُرمہ لگانا کیسا؟

سُوال: 10 مُحرَّم کو اِثْمِد سُرمہ لگانے کی ترغیب ہے، اگر اُس دن روزہ ہو تو کیا کیا جائے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: روزے کی حالت میں سُرمہ لگانا جائز ہے، بلکہ اگر گلے میں سُرمے کا اَثر بھی آجائے تب بھی جائز ہے، روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[4]

کیا مرد سارے جسم کے بال کاٹ سکتا ہے؟

سُوال: کیا مرد اپنے پورے جسم کے بال کاٹ سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

1. ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۸۴ ماخوذاً۔
2. ...... ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الاکتحال، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۱۷۶۳۔
3. ...... شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص شھر رجب بالذکر، ۳/ ۳۶۷، حدیث: ۳۷۹۷۔
4. ...... رد المحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، مطلب یکرہ السھر... الخ، ۳/ ۴۲۱۔

www.dawateislami.net

جواب: داڑھی، بھنووں اور پلکوں کے علاوہ سارے جسم کے بال کاٹ سکتا ہے۔[1]

گلے کے بال منڈانے کا حکم

سُوال: داڑھی کے نیچے گلے کی ہڈی کے اوپر ریزر (Razor) لگوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: گلے کے بال مونڈنا، ناجائز نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گلے کے بال نہ منڈائے اور انہیں چھوڑے رکھے۔[2]

مرد کتنی، کونسی اور کیسی انگوٹھیاں پہن سکتا ہے؟

سُوال: میں سیدھے اور اُلٹے ہاتھ کی ساری اُنگلیوں میں انگوٹھیاں پہنتا ہوں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: مرد کے لئے چاندی کی ایک انگوٹھی جو وزن میں ساڑھے چار ماشے[3] سے کم ہو اور اُس میں ایک نگ ہو پہننا جائز ہے۔ نگ چاہے اصل پتّھر ہو، پلاسٹک ہو یا کوئی سا بھی ہو، نگ کے وزن کی بھی کوئی قید نہیں ہے۔[4] ایک سے زیادہ انگوٹھیاں چاہے وہ کسی بھی دھات کی ہوں، یوں ہی رِنگ اور چھلّہ بھی مرد کو پہننا جائز نہیں ہے۔ ایک سے زیادہ نگ والی یا بغیر نگ والی انگوٹھی پہننا بھی مرد کے لئے ناجائز ہے۔[5] آپ کو چاہئے کہ توبہ کریں اور ایک ہی انگوٹھی بیان کردہ شرائط

---

1 ...... ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ نمبر 585 پر ہے: ☜ بغل کے بالوں کا اُکھاڑنا سنّت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے ☜ بہتر یہ ہے کہ گلے کے بال نہ مونڈائے انھیں چھوڑ رکھے ☜ ناک کے بال نہ اُکھاڑے کہ اِس سے مرضِ آکلہ پیدا ہونے کا ڈر ہے ☜ جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے ☜ بھوں کے بال اگر بڑے ہوگئے تو اُن کو ترشوا سکتے ہیں، چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا کہتے ہیں، سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں، ہاتھ، پاؤں، پیٹ پر سے بال دُور کرسکتے ہیں ☜ بُچّی کے اغل بغل کے بال مونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے ☜ مونچھوں کو کم کرنا سنّت ہے، اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہوجائیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لٹکیں اور ایک رِوایت میں مونڈانا آیا ہے ☜ مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں بعض سلف کی مونچھیں اِس قسم کی تھیں ☜ داڑھی بڑھانا سُنَنِ انبیاءِ سابقین سے ہے۔ مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے، ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اُس کو کٹوا سکتے ہیں۔

2 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ۹/۶۷۰۔

3 ...... ساڑھے چار ماشے کے ”چار گرام 374 ملی گرام“ بنتے ہیں، یعنی انگوٹھی کا وزن ”چار گرام 374 ملی گرام“ سے کم ہو۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

4 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ۹/۵۹۷۔

5 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ۹/۵۹۴۔

www.dawateislami.net

کے مُطابِق پہنیں۔ ویسے بھی انگوٹھی قاضی، جج اور مفتی وغیرہ جن کو مُہر لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اُن کے لئے پہننا سُنَّت ہے۔[1] چونکہ یہ لوگ بھی اب انگوٹھی سے مُہر نہیں لگاتے اِس لئے اب انگوٹھی اِن کے لئے بھی سُنّت نہ رہی۔[2] البتہ عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کے دن انگوٹھی پہننا مستحب ہے، پہنی تو ثواب ملے گا، نہ پہنی تو گناہ نہیں ہے۔[3] اِس کے علاوہ پہننا بھی جائز ہے لیکن اِسے سُنَّت سمجھ کر نہ پہنا جائے۔ انگوٹھی کے حوالے سے عَورتوں کے اَحکام الگ ہیں، عَورتیں سونے کی انگوٹھی بھی پہن سکتی ہیں، ایک سے زیادہ نگوں والی بھی پہن سکتی ہیں اور کئی انگوٹھیاں بھی پہن سکتی ہیں۔[4] مرد کو چاہئے کہ عَورت کی نقل سے بچنے کے لئے انگوٹھی کا نگ ہتھیلی کی طرف رکھے، اگر ہتھیلی کی پیٹھ کی طرف بھی رکھتا ہے تو گُناہ نہیں ہے۔[5]

گھر میں پلیٹ کے اندر رکھے پھل بغیر اِجازت کھانا کیسا؟

سُوال: اگر گھر میں پلیٹ کے اندر کوئی پھل وغیرہ رکھا ہو تو کیا اُسے بغیر پوچھے اُٹھانا چوری کہلائے گا؟

جواب: یہ گھر کے ماحول پر مُنْحَصِر ہے، اگر گھر میں ایسا ماحول ہے کہ جو چیز جو چاہے کھالے تب تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اگر ایسی صورت ہو کہ والِد صاحِب نے اپنے لئے پھل کاٹ کر رکھے ہوں اور بیٹے کو پتا ہے کہ اِسے کھانے کی اِجازت نہیں ہے اور والِد صاحب ناراض بھی ہو جائیں گے تب تو اُسے کھانا اَخلاقی جُرم ہو گا، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ چوری کی تعریف یہ ہے کہ جو مال کسی نے حِفاظت کے ساتھ چھپا کر رکھا ہو اُسے کوئی دوسرا چھپ کر ناحق لے لے۔[6] جو لوگ سرِعام لوٹتے پھرتے ہیں اُسے چوری نہیں بلکہ ڈکیتی کہا جاتا ہے اور ڈکیتی کرنے والا ڈاکو کہلاتا ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/ ۳۳۵۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/ ۳۳۵۔

3 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ۱/ ۱۴۹۔

4 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ۵/ ۳۳۵۔

5 ...... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۶۔

6 ...... درمختار، کتاب السرقۃ، ۶/ ۱۳۳۔

www.dawateislami.net

رِزق میں بَرَکت کا بے مثال وظیفہ

سُوال: میرا کاروبار بہت وسیع تھا، کروڑوں میں کھیلتا تھا، ایک دفعہ میں نے صرف 60 ہزار روپے کا سُود لیا جس کے بعد میرے حالات دن بدن بدتر ہوتے چلے گئے، اب روٹی سے بھی قاصِر ہوں۔ نماز بھی پڑھ رہا ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ کوئی وظیفہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: اللہ کریم آپ کی توبہ قبول فرمائے، آپ کے حال پر رحم فرمائے اور آپ کی مصیبت دُور کرے۔ اگر آپ نے سُود لینے کے گناہ کا اِعلان اِس نیّت سے کیا ہے کہ لوگوں کو عبرت ہو تب تو یہ ثواب کا کام تھا، لیکن اگر بغیر کسی نیّت کے یہ بات بیان کی تو یہ گُناہ کا اِعلان ہوا اور گُناہ کا اِعلان بھی گُناہ ہوتا ہے۔ [1] اِس سے بھی توبہ کر لیجئے۔ جو لوگ سُود پر کاروبار کرتے ہیں اُنہیں عارِضی طور فائدہ ہو جاتا ہے مگر بعض اَوقات ایک دم دیوالیہ نکل جاتا ہے۔ آپ کے ساتھ جو ہوا اگر یہ دنیا میں سزا ہے اور اِس کی وجہ سے آخرت میں بچت ہوتی ہے تو یہ مہنگا سودا نہیں ہے، آپ دل بڑا رکھئے گا۔ البتہ ہمیں دنیا و آخرت دونوں میں عافیت کا سُوال کرنا چاہئے کہ گُناہ کی معافی مل جائے اور آخرت میں بھی کوئی عذاب نہ ہو۔

رِزق میں بَرَکت کا بے مثال وظیفہ یہ ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی ہے (یعنی دنیا کا مال و دولت میرے پاس نہیں ہے، میں بہت غریب ہوں)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا وہ تسبیح (یعنی وِرد اور ذِکر) تمہیں یاد نہیں جو فِرشتوں اور مخلوق کی تسبیح ہے، اُس کی بَرَکت سے روزی دی جاتی ہے، جب صبحِ صادِق طُلوع (یعنی فجر کا وقت شروع) ہو تو یہ تسبیح 100 بار پڑھا کرو: ”سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ“ دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ وہ شخص چلا گیا، کچھ مُدّت بعد حاضِر ہوا، عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دنیا میرے پاس اِس کثرت سے (یعنی اتنی زیادہ) آئی کہ میں حیران ہوں، کہاں اُٹھاؤں، کہاں رکھوں۔ [2] اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس رِوایت کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں: (اِس تسبیح کا

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، بیان ما تعظم بہ الصغائر من الذنوب، ۴/۴۰ - احیاء العلوم (مترجم)، ۴/ ۹۷۔

2 ...... خصائص الکبریٰ، ذکر المعجزات فی اجابۃ الدعوات، باب رقیۃ الحمی ودعاء اداء الدین، ۲/۲۹۹۔

www.dawateislami.net

وِرد) حتَّی الامکان طُلوعِ صبحِ صادِق کے ساتھ ہو ورنہ صبح سے پہلے۔ جماعت قائم ہو جائے تو اُس میں شریک ہو کر بعد کو عدد پورا کیجئے اور جس دن قبلِ نماز بھی نہ ہو سکے تو خیر، طُلوعِ شمس سے پہلے۔[1] یعنی یوں سمجھئے: بہتر یہ ہے کہ فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر فجر کی جماعت ہونے سے پہلے پڑھ لیں، اگر کچھ رہ گیا تو فجر کی نماز کے بعد پورا کر لیں، اور اگر پڑھ ہی نہیں سکا تو فجر کی جماعت کے بعد شروع کر دے اور سُورج نکلنے سے پہلے پہلے پورا کر لے، اِنْ شَآءَ اللہ روزی میں بَرَکت ہو گی۔ یہ وظیفہ اِسلامی بہنیں بھی کر سکتی ہیں۔

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) ایک رِوایت یاد آ رہی ہے کہ اللہ پاک طُلوعِ فجر سے لے کر طُلوعِ آفتاب کے درمیان اپنے بندوں میں رِزق تقسیم فرماتا ہے۔[2] یہ بہت اَہم وظیفہ ہے۔ اللہ پاک خیر فرمائے۔

غریب بھی در حقیقت امیر ہوتا ہے

سُوال: آج کل لوگوں کی آمدنیاں کم ہیں لیکن اخراجات زیادہ ہیں، اِس وجہ سے بھی بعض لوگ سُود، رشوت، ملاوٹ اور جھوٹ کی طرف چلے جاتے ہیں، نیز بے روزگاری اور مہنگائی بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اِس بارے میں کچھ اِرشاد فرمایئے تا کہ پریشان آدمی کو تسلی ہو۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بندے کو ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ عام طور پر لوگوں کے بڑے بڑے خواب ہوتے ہیں کہ اِتنی اِتنی دولت چاہئے، اِتنی آسائشیں چاہئیں، یوں بھی اِنسان کو تنگ دستی کا اِحساس ہوتا ہے، مثلاً صرف اِسکوٹر ہے، پیسے ہوتے تو کار آجاتی اور تھوڑی سہولت ہو جاتی، اگر کار ہے تو اچھی کمپنی کی کار لینے کا ذِہن بنتا ہے، اچھی کمپنی کی ہے تو نیا ماڈل لینے کا دل کرتا ہے، یوں بندے کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اِس لئے جو موجود ہے اُس پر قناعت کرنی چاہئے اور اِن مُعاملات میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھنا چاہئے، اَحادیثِ کریمہ میں اِس کی ترغیب بھی موجود ہے۔[3] اپنے سے نیچے

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۲۸۔

2 ...... الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب الترغیب فی البکور فی طلب الرزق، ۲/۳۳۶، رقم: ۲۔

3 ...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے اللہ پاک نے مال و جسم میں تم پر فضیلت دی ہے تو تمہیں چاہئے کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھو جس پر اللہ پاک نے تمہیں فضیلت دی ہے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب لینظر الی من هو اسفل... الخ، ۴/۲۴۲، حدیث: ۶۴۹۰) حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے خلیل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصیت فرمائی: اپنے سے نیچے والوں کو دیکھوں، اُوپر والوں کی طرف نظر نہ کروں۔ یعنی دنیاوی کاموں میں۔ (ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب صلة الرحم وقطعها، ۱/۳۳۷، حدیث: ۴۵۰ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

دیکھنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ غُربت پھول معلوم ہو گی، کیونکہ جب نیچے دیکھیں گے تو ایک سے ایک مصیبت زدہ نظر آئے گا۔ دیکھا جائے تو غریب کوئی بھی نہیں ہے، کیونکہ سب سے بڑی دولت اِیمان ہے جس کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ یوں ہی اگر کوئی مالدار اور اِعتماد والا آدمی ہمیں کہے کہ ”اپنا ایک ہاتھ مجھے کاٹ کر دے دو، 25 لاکھ دوں گا، دونوں ہاتھ کاٹ کر دو گے تو 72 لاکھ دوں گا، دونوں آنکھیں نکال کر دے دو تو 12 کروڑ روپے دوں گا“ کیا خیال ہے؟ ہم ایسا کرنے پر تیّار ہو جائیں گے؟ بالکل نہیں۔ اِس حساب سے تو ہم اربوں روپے کے مالک ہوئے کہ ہمارے پاس ایسا قیمتی مال ہے جو کروڑوں روپے میں بھی ہم بیچنے کو تیار نہیں ہیں۔ یہ اَعضا اللہ پاک کی ایسی نعمتیں ہیں جو اُس نے ہمیں بغیر مانگے اپنے کَرَم سے عطا فرمائی ہیں، اِن نعمتوں کی اَہمیت معلوم کرنی ہو تو کسی نابینا، گونگے، بہرے یا معذور شخص سے معلوم کی جائے، ہر سانس اللہ پاک کی نعمت ہے، اِس کا اندر جانا اور باہر نکلنا بھی نعمت ہے، کیونکہ اگر ہوا اندر ہی جمع رہے تو پھیپھڑے پھٹ جائیں گے اور بندہ مر جائے گا۔ ہوا بھی بہت بڑی نعمت ہے جو ہمیں مُفت اور بغیر مانگے ملتی ہے، اگر یہ رُک جائے تو لاشیں گر جائیں۔ درحقیقت ہم غریب نہیں ہیں، کیونکہ ہمارے پاس اِتنی ساری نعمتیں ہیں، لیکن ہم قدر نہیں کرتے۔

میں بڑا امیر و کبیر ہوں　　شہِ دو سَرا کا اسیر ہوں
درِ مصطفٰے کا فقیر ہوں　　میرا رِفعتوں پہ نصیب ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم درِ مصطفٰے کے فقیر ہیں اور اُن کے ٹکڑوں پر پل رہے ہیں، ہمیں دل بڑا رکھنا چاہئے۔

زِیادہ پیسوں کے لئے اچّھی نیّتیں

سُوال: زیادہ پیسے آجائیں، کیا اِس کے لئے اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں؟[1]

جواب: جی ہاں! پیسہ آئے گا تو ☜ حج کروں گا ☜ مدینہ دیکھوں گا ☜ غریبوں کی مدد کروں گا ☜ پوری زکوٰۃ دوں گا ☜ سیِّدوں کی خدمت کروں گا ☜ عُلَما کو نذرانہ پیش کروں گا ☜ ماں باپ کی خدمت کروں گا ☜ بال بچّوں کی پرورش کروں گا ☜ پڑوسیوں پر خرچ کروں گا ☜ خوب نذر و نیاز کروں گا ☜ دولت کے ذریعے اچّھے اچّھے اَعمال کروں گا ☜ دولت کے ذریعے ایک بھی گناہ نہیں کروں گا۔ وغیرہ۔ دولت آجائے تو عُموماً گناہوں کے اسباب بھی بڑھ

[1] ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جاتے ہیں، یہ نقصان ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خزانہ عطا کرے، تاکہ کوئی نقصان نہ ہو اور ہم گناہوں میں نہ پڑیں۔

شوہر تنگ دست ہو تو بیوی کیا کرے؟

سُوال: اگر شوہر تنگ دست ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: شوہر کی حوصلہ اَفزائی کرے اور تسلّی دے کہ آپ فکر نہ کریں۔ ایسے موقع پر فرمائش نہ کرے، کیونکہ فرمائش بھی آزمائش میں ڈال دیتی ہے اور بعض اَوقات شوہر حرام کی طرف رُخ کر بیٹھتا ہے۔ بیوی اگر شوہر کو Freehand دے (روک ٹوک نہ کرے) گی تو شوہر کو سُکون ملے گا اور وہ Tension free (ذہنی دباؤ سے فارغ) بھی رہے گا، اللہ پاک کرے گا کہ بَرَکتیں بھی آ ہی جائیں گی۔ اپنے نصیب میں جو روزی ہو وہ مِل کر رہتی ہے۔ عوامی مُحاورہ ہے: ہر بہانے روزی اور ہر بہانے موت ہے۔

عالَمِ بَرزَخ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: عالَمِ بَرزَخ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بَرزَخ کا معنیٰ ہے: آڑ، پردہ۔ موت سے لے کر قیامت میں اٹھنے تک کے درمیان کا زمانہ بَرزَخ کہلاتا ہے۔(1)

نیکی کی دعوت کے دوران کوئی ستائے تو کیا کرنا چاہئے؟

سُوال: دوسروں کو گناہ سے روکنے کا جذبہ پیدا ہو، اِس کے لئے کیا کرنا ہو گا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: وقت کی قُربانی دے کر علم حاصل کرنا ہو گا اور علم حاصل کرنے کے لئے کتابوں کا مُطالعہ کرنا ہو گا، عاشقانِ رسول کی صحبت میں مَدَنی قافلوں میں سَفَر کرنا ہو گا اور عُلَما کی بارگاہ میں حاضِری دینی ہو گی۔ اِن چیزوں سے علم حاصل ہونے کے ساتھ دوسروں کی اِصلاح کرنے کا جذبہ بھی ملے گا۔ ہمیں بھی اپنے وقت، مال اور نفس کی قُربانی دے کر اللہ پاک کی راہ میں نکلنا ہو گا، دین کی خدمت کرنی ہو گی اور مسجد بھرو تحریک کے ذریعے نمازیوں کو بڑھانا ہو گا۔ اِسلامی

---

(1)...... تفسیر قرطبی، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/ ۱۱۳۔

بہنوں کو اپنے طور پر نیکی کی دعوت عام کرنی ہوگی۔ جب لوگوں کو سمجھانے جائیں گے تو ہو سکتا ہے جِھڑکیاں سُننی پڑیں، طنز کے تیر سہنے پڑیں اور مذاق برداشت کرنا پڑے۔ کئی بے چارے نیکی کی دعوت دینے والوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں، لیکن ایسے لوگوں سے چِڑنا اور لڑائی کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سُنا ہوگا کہ Mental hospital (پاگل خانے) میں کسی ڈاکٹر نے پاگل کو مارا ہو بلکہ اُلٹا ڈاکٹر پِٹتا ہوگا، کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ میں نے اِس کا علاج کرنا ہے، اِسے نہیں پتا کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ اِسی طرح دوسرے لوگ بھی مریض ہیں، ہمیں اُن کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اُن کا علاج کرنا ہے چاہے، وہ ہمیں ماریں یا بُرا بھلا بولیں، جس کا جتنا شدید مرض ہوگا اُس کا علاج اُتنی محبت سے کرنا پڑے گا۔ سمجھانے کے لئے یہ ایک مثال دی ہے۔ بہر حال! ہمیں اپنے گناہوں کا بھی علاج کرنا ہے اور دوسروں کے گناہوں کا علاج بھی تجویز کرنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کی رُوح کو صحّت و تازگی عطا فرمائے اور ہمارے اَعمال نامے سے گناہوں کی کالک (سیاہی) مِٹ جائے۔

تجدیدِ ایمان واجِب ہو جائے تو تجدیدِ بیعت بھی کرنی ہو گی؟

سُوال: اگر کسی شخص پر تجدیدِ ایمان واجِب ہو جائے تو کیا اُسے تجدیدِ بیعت بھی کرنی ہو گی؟ اور اگر اِس صُورت میں پیر صاحِب اِنتِقال فرما چکے ہوں تو کیا کیا جائے؟

جواب: کُفر کی دو قسمیں ہیں:۔ (1) اِلتِزامِ کُفر (2) لُزومِ کُفر۔[1] لُزومِ کُفر کی صُورت میں بندہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اُس کا نِکاح بھی باقی رہتا ہے، البتہ وہ سخت گناہ گار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو عُلَما حکم دیتے ہیں کہ نئے سِرے سے مسلمان ہو، توبہ کرے، کلمہ پڑھے اور نِکاح بھی نئے سِرے سے کرے،[2] لیکن اِس صُورت میں تجدیدِ بیعت کا حکم نہیں دیا جاتا،

---

1 ...... فتاویٰ امجدیہ، ۴/ ۵۱۲۔

2 ...... دُرِّ مختار مع ردالمحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد، مطلب جملة من لا یقتل... إلخ، ۶/ ۳۷۷۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ نمبر 52 پر ہے: سُوال: ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے "قول" کے کُفر ہونے نہ ہونے میں ائمۂ دین یعنی فقہا اور متکلمین کا اِختلاف ہو۔ جواب: ایسا شخص اگرچہ اِسلام سے خارج نہیں، تاہم اُس کیلئے توبہ و تجدیدِ ایمان و نکاح کا حکم ہے۔ چُنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر جبکہ ائمۂ دین (یعنی فقہا اور متکلمین) ان کے کفر میں مختلف ہوگئے تو راہ یہ ہے کہ اگر اپنا بھلا چاہیں، جلد از سر نو کلمۂ اسلام پڑھیں۔ مزید فرماتے ہیں: اس کے بعد اپنی عورتوں سے تجدیدِ نکاح کریں کہ کفرِ خلافی (یعنی جس قول یا فعل کے کُفر ہونے میں فقہا اور متکلمین کا اِختِلاف ہو اُس) کا حکم یہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۴۴۵-۴۴۶)

www.dawateislami.net

اِس لئے تجدیدِ بیعت ضروری نہیں ہے۔[1] اِلتزامِ کُفر کی صورت میں بندہ مُرتَد ہو جاتا ہے اور نکاح و بیعت بھی ٹوٹ جاتی ہے، نیز سارے نیک اَعمال بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص نئے سرے سے مسلمان ہو گا، توبہ کرے گا، پہلی بیوی کو ہی باقی رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ نکاح کرنا بھی فرض ہو گا، اور پہلے پیر صاحب کا ہی مُرید رہنا چاہتا ہے تو تجدیدِ بیعت بھی کرے گا، اگر پیر صاحب اِنتقال کر جائیں تو کسی اور جامعِ شرائط پیر سے مُرید ہو جائے۔ البتہ اگر عورت مُرتَد ہو جائے تو وہ نکاح سے باہر نہیں ہوتی، لیکن اُسے بھی اپنے شوہر سے نئے سرے سے نکاح کرنا ضروری ہوتا ہے۔[2] لُزومِ کُفر اور اِلتزامِ کُفر کب ہو گا یہ مُفتی ہی بتائے گا یا وہ بتائے گا جس کو بہت زیادہ علم ہو گا، ہر مسجد کا اِمام بھی یہ نہیں بتا پائے گا۔ سب کو چاہئے کہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب''[3] کا مُطالعہ کریں، اُردو زبان میں اِس موضوع پر یہ ایک ہی ضخیم اور اَچھوتی کتاب ہے جس میں کُفریہ کلمات کی سینکڑوں مثالیں بھی ذِکر کی گئی ہیں، اِس میں توبہ کا طریقہ بھی لکھا ہوا ہے، اِس کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ اِیمان کی حِفاظت کا سامان ملے گا۔

گاہکوں کا رش ہو تو جماعت چھوڑنا کیسا؟

سُوال: اگر نَماز کا وقت ہو جائے اور دُکان پر گاہک موجود ہوں جس کی وجہ سے دُکاندار کی جماعت چھوٹ جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب: جی ہاں! یہ ایسا عُذر نہیں ہے جس میں جماعت مُعاف ہو جائے۔ **''گاہک جاتا ہے تو جائے، جماعت نہ جائے۔''** اللہ پاک بَرَکت عطا فرمائے گا۔ ایک جائے گا 10 آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

دُکان پر بے ترتیب رَش ہو تو پہلے سودا لینے کی کوشش کرنا کیسا؟

سُوال: بعض اَوقات دُکانوں پر بے ترتیب رَش ہوتا ہے اور کوئی لائن نہیں ہوتی، نئے آنے والے گاہک کو کیا کرنا

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۵/ ۴۴۶۔

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ۱/ ۳۳۹۔

3 ...... یہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ہے جس کے 675 صفحات ہیں۔ اِس کتاب میں مختلف چیزوں کے متعلق بولے جانے والے کُفریہ کلمات کی مثالیں، سُوال و جواب کی صورت میں اُن کا حکم، تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نِکاح کا طریقہ اور کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اِس کتاب کا مُطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

چاہیے؟ پہلے سے موجود گاہکوں کے فارِغ ہونے کا اِنتظار کرے یا خود بھی رَش میں شامِل ہو کر سودا لینے کی کوشش کرے؟

جواب: اعلیٰ درجے کا صبر تو یہی ہے کہ بندہ اِنتِظار کرے، اگر اِنتِظار نہیں کر پاتا اور جلدی لینا چاہتا ہے تب بھی جائز ہے اور اِس میں کسی کی حق تلفی کا بھی مسئلہ نہیں ہے، لیکن لوگوں کو کہنیاں مارنا، دھکے دینا، پکڑ کر کھینچنا اور جھاڑ دینا یہ سب نہ کیا جائے، بغیر کسی کو اِیذا دیئے اگر پہلے سودا لے سکتے ہیں تو لے لیں۔ البتہ اگر پہلے سے لائن لگی ہو اور ترتیب کے ساتھ سودا مل رہا ہو تو ایسی صورت میں بیچ میں نہ گھسا جائے، اِس میں بندوں کی حق تلفی، اِیذائے مُسلِم اور لوگوں کے بد ظن ہونے کا اِمکان موجود ہے۔ اگر دُکاندار کسی بوڑھے یا مریض کو خود آگے بُلا کر پہلے دے دیتا ہے تو یہ اُس کا اِحسان ہے اور یہ کسی کو بُرا بھی نہیں لگے گا، لیکن اگر کسی ہٹے کٹے جوان کے ساتھ یہ مُعاملہ کیا جائے گا تو لوگوں کے دل میں ملال کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

دُودھ میں برف کا پانی مِل جائے تو گاہک کو بتانا ضروری ہے

سُوال: میرا دُودھ کا کام ہے، گرمیوں میں جب گھروں میں دُودھ دینے جاتا ہوں تو جس ڈبّے میں دُودھ کی تھیلیاں ہوتی ہیں اُس میں برف ڈال لیتا ہوں تاکہ دودھ خراب نہ ہو، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی تھیلی اندر پھٹ جاتی ہے اور برف کا پگھلا ہوا پانی دُودھ میں مِل جاتا ہے۔ اِس بارے میں شرعی راہ نُمائی فرما دیجئے۔

جواب: جتنا پانی مِلا ہو اُس کی مِقدار گاہک کو بتا دی جائے تاکہ وہ اُتنا بھاؤ کم کر لے یا اُس کے اور آپ کے درمیان میں جو طے ہو وہ کر لیا جائے۔ جب گاہک کو چیز کا عیب بتا دیا جائے اور اُس کے باجود بھی وہ خرید رہا ہو تو اب گُناہ نہیں ملتا۔[1] مَاشَآءَ اللہ آپ کا خوفِ خُدا لائقِ تقلید ہے ورنہ آج کل نہ جانے دُودھ میں کیا کیا مِلاوٹیں ہو رہی ہیں، بندہ سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ یہ دودھ ہے بھی یا نہیں!

نوکری کے دوران قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا حکم

سُوال: Job (نوکری) کے دوران قرآنِ پاک کی تِلاوت کر سکتے ہیں؟

---

1 ..... فتاوی ہندیۃ، کتاب البیوع، الباب الثامن فی خیار العیب... الخ، الفصل الثانی، ۳/ ۷۵ مفہوماً۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر Private job (غیر سرکاری نوکری) ہے اور سیٹھ نے اِجازت دے رکھی ہے پھر تو کوئی مسئلہ نہیں ہے[1] اور اگر ایسی Job ہے جس کے دوران تِلاوت کرنے سے آپ کے کام پر فرق نہیں پڑتا تب بھی جائز ہے۔ جیسے بنگلوں پر چوکیدار ڈیوٹی دیتے ہیں، یہ بیٹھے بیٹھے تِلاوت کر رہے ہوں یا تسبیح لے کر دُرُود شریف پڑھ رہے ہوں تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ جیسا موقع ہو گا ویسی اِجازت ہو گی۔

نوکری تلاش کرنے کی نیتیں

سُوال: جب نوکری کی تلاش کی جائے یا درخواست دی جائے تو کون کونسی نیتیں کی جا سکتی ہیں؟ (لندن سے سُوال)

جواب: یہ نیتیں کی جاسکتی ہیں کہ ☜ حلال روزی حاصل کروں گا، تاکہ دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں اور ذِلّت کا سامنا نہ ہو ☜ ماں باپ کی خدمت کروں گا ☜ بال بچّوں کی خدمت کروں گا ☜ جب شرائط پائی گئیں تو زکوٰۃ بھی دوں گا اور ☜ حج بھی کروں گا ☜ مدینے کی حاضری دوں گا ☜ خیرات کروں گا ☜ اللہ پاک نے اور بَرَکت دی تو مسجد بناؤں گا یا ☜ مسجد کی تعمیر میں حصّہ لوں گا ☜ نیاز کروں گا ☜ مسلمانوں کو کھانا کھلاؤں گا ☜ پانی پلاؤں گا وغیرہ۔

"حضرت" کا لفظ کس کس کے ساتھ لگا سکتے ہیں؟

سُوال: "حضرت" کا لفظ کس کس کے ساتھ لگا سکتے ہیں؟

جواب: یہ عَرَبی زبان میں تعظیم کا لفظ ہے، جس طرح ہم اُردو میں "جناب" کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ لفظ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم، اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم، بُزرگانِ دین، پیر صاحب اور عُلَمائے دین کے ساتھ بولا جاتا ہے۔ نبی کے ساتھ "جناب" کا لفظ بھی بولا جا سکتا ہے، جیسے جنابِ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

گمے ہوئے پیسوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

سُوال: اگر کسی شخص کے پیسے گم ہو جائیں اور چار پانچ سال کے بعد مِل جائیں تو کیا اِس پورے عرصے کی زکوٰۃ بھی دینی

---

1 ...... حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص۱۹ مفہوماً۔

www.dawateislami.net

ہو گی؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: ”بہارِ شریعت“ میں ہے: جو مال گم گیا یا دریا میں گر گیا یا کسی نے غصب کر (یعنی چھین) لیا اور اِس کے پاس غصب (یعنی چھیننے) کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا؟ یا انجان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ وہ کون ہے (جس کے پاس امانت رکھی تھی)؟ یا مدیون نے دَین سے انکار کر دیا(یعنی مثلاً قرضہ دیا تھا اور اس نے انکار کر دیا کہ تم نے کب دیا؟) اور اِس کے پاس گواہ بھی نہیں، پھر یہ اموال مِل گئے (یعنی جو صورتیں بتائیں، اِن میں سے کوئی صورت ہو اور مال ملنے کی کوئی اُمید نہ ہو لیکن اب مِل جائے) تو جب تک نہ ملے تھے اُس زمانہ کی زکوٰۃ واجِب نہیں۔(1)

والدین کو مَمّا پاپا کہہ کر پکارنا کیسا؟

سُوال: کیا والدین کو مَمّا پاپا کہہ کر پکار سکتے ہیں؟

جواب: مَمّا پاپا کہنا جائز ہے۔ اگر امّی کہتی ہیں کہ مجھے امّی کہو اور اپنے پاپا کو ابّو کہو تو امّی کی بات مان لینی چاہئے۔ وہ کہتی ہوں کہ مجھے مَمّا نہیں، ممی کہو تو ممّی کہنا شروع کر دیں، وہ خوش ہوں گی تو ثواب ملے گا۔

سیّد صاحِب کا اپنے نام کے ساتھ سیّد لگانا کیسا؟

سُوال: کیا سیّد صاحِب اپنے نام سے پہلے سیّد لگا سکتے ہیں؟

جواب: ضرورتاً اِظہار کرنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، عُلمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام بھی اپنے آپ کو سیّد لکھتے اور بولتے آئے ہیں۔ البتہ اپنے دل پر نظر کر لیں، اگر اِخلاص ہے تو کوئی حَرَج نہیں، لیکن اگر یہ خواہش دل میں پھنسی ہے کہ میرا اِحترام کیا جائے، میرے ہاتھ چومے جائیں، میرے ساتھ رِعایتیں کی جائیں، مجھے سستا سودا دیں، مجھے دیکھ کر کھڑے ہو جائیں اور میری سِیادت کا اِحترام کیا جائے تو یہ سب مذموم سوچیں ہیں اور آپ کے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کے خلاف ہیں۔ لوگ بھلے اِحترام کریں، اُنہیں ثواب ملے گا، لیکن ایسی سوچیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر کوئی سیّد صاحب اِس نیّت سے اپنا سیّد ہونا ظاہر نہیں کرتے کہ لوگ اِحترام کرنے لگیں گے اور میں بڑائی میں پڑ جاؤں گا تو یہ بہت

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۸۷۶-۸۷۷، حصّہ:۵۔

www.dawateislami.net

اچھا کام ہے۔ ویسے بھی ہر جگہ سیِّدوں کا اِحترام ہو یہ ضروری نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی میں سیِّدوں کا اِحترام کیا جاتا ہے۔ عام دنیاوی ماحول میں ہر جگہ سیِّدوں کا اِحترام نہیں کیا جاتا اور نہ ہی لوگ اہمیت دیتے ہیں۔

اِمتحان کے دوران نقل کرنا کیسا؟

سُوال: اِمتحان کے دوران نقل کرنا کیسا؟

جواب: اِمتحان میں نقل کرنا منع ہے، اگر نقل کی تو وہ امتحان کیسا!! اگر پکڑے جائیں گے تو جھوٹ بولنا پڑے گا کہ میرا دھیان اُدھر تھا وغیرہ۔ اِس لئے اِس سے بچنا ہو گا، ایسا کرنا جُرم ہے اور اِس میں دھوکے کی بھی صورت ہے، ایسا کرنے والا گُناہ گار ہو گا۔

طہارت خانے کے دروازے پر دُعا لکھنا کیسا؟

سُوال: Washroom (طہارت خانے) کے دروازے پر اِستنجا کے لئے جانے کی دُعا لکھ سکتے ہیں؟

جواب: عوام میں تنفیر کی صورت بنے گی اور لوگ اِس پر اِعتراض بھی کریں گے، اِس لئے نہ لکھی جائے۔ بعض دروازے اندر کی طرف کھلتے ہیں، اِس صورت میں یہ اور سخت بے اَدَبی ہو گی۔ دُعا کا اسٹیکر (Sticker) وغیرہ بھی دروازے پر نہ لگایا جائے۔

گھر کے اندر انار کا درخت لگانا کیسا؟

سُوال: گھر کے اندر انار کا درخت لگانا کیسا؟

جواب: انار کا درخت گھر میں لگانے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، انار اچّھی چیز ہے۔

کیا جنات بھی جنّت میں جائیں گے؟

سُوال: کیا جنات بھی جنّت میں جائیں گے؟

جواب: اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں پوچھا گیا: "**عرض:** کیا حضور جنّت میں جنات نہ جائیں گے؟ **اِرشاد:** ایک قول یہ بھی ہے کہ جنّت کے آس پاس مکانوں میں رہیں گے، جنّت میں سیر کو آیا کریں گے۔ (پھر

www.dawateislami.net

فرمایا:) جنّت تو جاگیر ہے آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی، اُن کی اَولاد میں تقسیم ہو گی۔ "(1) یعنی ایک قول کے مطابق جنات جنّت میں نہیں بلکہ آس پاس کے مکانوں میں رہیں گے اور جنّت میں گھومنے کے لئے آئیں گے۔ اِس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ جنّت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ جنّت کے گرد و نَواح میں رہیں گے، اِنسان اُن کو دیکھیں گے مگر وہ اِنسانوں کو نہیں دیکھ پائیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ "اَعراف" میں رہیں گے۔ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مومن جِنّوں (یعنی مسلمان جنات) کے لئے ثواب بھی ہے اور اُن پر عِقاب (یعنی سزا) بھی ہے۔ ہم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اُن کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اَعراف پر ہوں گے اور وہ اُمّتِ محمدیہ کے ساتھ جنّت میں نہیں ہوں گے۔ پھر ہم نے پوچھا: اَعراف کیا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جنّت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہیں اور اُس میں درخت اور پھل اُگتے ہیں۔ ایک قول توقُّف کا ہے، یعنی اِس بارے میں خاموشی اِختیار کی جائے۔(2)

کیا جنات کو جنّت میں حُوریں ملیں گی؟

سُوال: کیا جنات کو جنّت میں حُوریں ملیں گی؟(3)

جواب: حضرتِ علّامہ سیِّد محمد آلوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ رُوحُ المعانی میں لکھتے ہیں: مجھ کو جو ظنِّ غالب ہے وہ یہ ہے کہ اِنسانوں کو اِنسان بیویاں اور حُوریں ملیں گی، جبکہ جنات کو جِنِّیات بیویاں (یعنی جن عورتیں) اور حُوریں ملیں گی۔ کسی اِنسان کو جِنِّیہ نہیں ملے گی اور نہ کسی جِنّ کو اِنسیہ (یعنی اِنسانی عورت) ملے گی۔ مومن خواہ اِنسان ہو یا جِنّ ہو، اُس کو وہی ملے گی جو اُس کی نوع (یعنی قسم) کے لائق ہو اور اُس کا نفس اُس کی خواہش کرے۔(4)

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۵۳۶۔

2 ... عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن... إلخ، ۱۵/ ۲۵۲-۲۵۳ - البعث والنشور، کتاب البعث والنشور، باب ما جاء في أصحاب الأعراف، ص۱۰۷، حدیث:۱۰۸۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... تفسیر روح المعانی، پ۲۷، الرحمٰن، تحت الآیۃ:۵۶، جزء۲۷، ۱۴/ ۱۶۵۔

www.dawateislami.net

بچّوں کو جنات سے ڈرانا کیسا؟

سُوال: جب بچّے بات نہیں مانتے تو عام طور پر اُنہیں جنات سے ڈرایا جاتا ہے، مثلاً کسی کمرے میں کوئی سائیکل یا کھلونا رکھا ہے اور بچّہ بار بار وہاں جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہاں نہیں جانا، جن آ جائے گا۔ اِس طرح بچّوں کو ڈرانا کیسا؟

جواب: اگر اِس طرح ڈراتے ہیں تو یہ بہت بُری بات ہے، جھوٹ، دھوکا اور بہت ساری خرابیوں کا مجموعہ بھی ہے۔ اِس سے بچّے کے دل میں جنات کا خوف بیٹھ جائے گا اور بچّے کا Character (کردار) تباہ ہو گا۔ بچّوں کو ہرگز اِس طرح نہ ڈرائیں، بلکہ اُن کا دل بڑا رکھیں اور انہیں بہادر بنائیں۔

گرمی کے موسم میں نیکر پہننا کیسا؟

سُوال: گرمیوں کے موسم میں Students (طلبہ) ایسے Knickers (نیکر، پاجامے) وغیرہ پہنتے ہیں جو گھٹنوں سے اُوپر ہوتے ہیں، یوں اُن کی رانیں نظر آتی ہیں۔ ایسوں کی تربیت کیسے کی جائے؟

جواب: سب کے سامنے ایسا لباس پہننا گناہ ہے۔[1] ایسوں کو محبّت اور نرمی سے سمجھایا جائے اور نیکی کی دعوت دی جائے۔ اگر سخت انداز میں سمجھانے جائیں گے تو کچھ کا کچھ ہو جائے گا۔ رانیں کھلی رکھنا International Problem (یعنی بین الاقوامی مسئلہ) ہے، بندہ باہر نکلے تو کیا کرے۔ نگاہیں نیچی رکھنے کی ترغیب ہے لیکن اِس میں رانیں نظر آنے کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔ جہاں ایسی صورت ہو وہاں ظاہر ہے کہ نِگاہ اُونچی رکھنی ہو گی۔

اللہ پاک پر اِعتراض کفر ہے

سُوال: بعض اَوقات گناہ گار لوگ بھی حج کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی ایسے کسی شخص کے بارے میں کہے کہ ”یہ تو ایک وقت کی نماز نہیں پڑھتا، بڑا گُناہ گار آدمی ہے، اِس کو حج کی توفیق مل گئی، دیکھو! اللہ کیسوں کیسوں کو بلا لیتا ہے، ہم تو نمازیں پڑھتے ہیں مگر اللہ ہم کو نہیں بلاتا“ ایسا کہنا کیسا؟

جواب: اگر اِن معنوں پر کہتا ہے کہ ”اللہ پاک گُناہ گاروں پر بھی مہربان ہے اور انہیں بھی بلا لیتا ہے، جبکہ بعض اَوقات

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۴۸۱، حصہ: ۳۔

نیکوں کو کبھی نہیں بلاتا، یہ اُس کی مرضی ہے اور بے نیازی ہے" تو ایسا کہنے میں حَرَج نہیں ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ اِعتراض کرتا ہے کہ "اللہ پاک اُنہیں کیوں بلاتا ہے؟ اُسے چاہئے کہ نیکوں کو بلائے" تو ایسا شخص کافِر ہو جائے گا۔(1)

سَفَر کے دوران دُرُود شریف پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا سَفَر کے دوران دُرُود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بالکل پڑھ سکتے ہیں۔

دُرُود شریف کون سا پڑھنا چاہئے؟

سُوال: دُرُود شریف کون سا پڑھنا چاہئے؟

جواب: دُرُود شریف بدل بدل کر پڑھنا اچھا ہے، اِس سے خشوع بڑھتا ہے، لیکن یہ اُس کے لئے ہو گا جس کو تھوڑے بہت معنیٰ بھی معلوم ہوں اور اچھے انداز میں بھی پڑھ سکتا ہو۔ دُرُود شریف کا تلفُّظ بھی دُرُست ہونا چاہئے، اِس لئے جو دُرُود شریف آپ کی زبان پر آسان ہو وہ پڑھ لیں۔ مشکل الفاظ والے دُرُود بھی ہوتے ہیں اور آسان الفاظ والے بھی، کم الفاظ والے دُرُود بھی ہوتے ہیں اور زیادہ الفاظ والے بھی۔ جیسے: "صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ" یہ بھی دُرُود ہے، اگر آپ لفظ "تَعَالٰی" نہیں پڑھ سکتے تو "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھ لیجئے، یہ قدرے آسان ہے۔(2)

ایک شعر کی وضاحت

سُوال: اِس شعر کا مطلب سمجھا دیجئے:-

وہ خُدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا　نہ کسی کو مِلے نہ کسی کو مِلا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا　تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم　(حدائقِ بخشش)

جواب: پہلے مِصرعے کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر مرتبہ کسی کو

---

1 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۴۱- فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۲۵۳-۲۹۶-

2 ... سب دُرُودوں سے افضل دُرُود وہ ہے جو سب اَعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے (یعنی دُرُودِ ابراہیمی)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۱۸۳)

www.dawateislami.net

نہیں دیا، مخلوق میں سب سے افضل آپ ہی ہیں۔ دوسرے مصرعے میں ہے کہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ کے شہر، آپ کی مُبارَک گفتگو اور آپ کی عُمر کی قسم یاد فرمائی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴾ [1] اِس آیت میں اللہ پاک نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہرِ مُبارَک کی قسم یاد فرمائی ہے۔ ﴿وَ قِیْلِهٖ﴾ [2] آیت کے اِس حصّے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کلام کی قسم یاد فرمائی ہے۔ ﴿لَعَمْرُكَ﴾ [3] اِس میں آپ کی عُمر کی قسم یاد فرمائی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ کہنا کہ "اللہ پاک نے قسم کھائی" بے اَدَبی ہے۔ یہ کہنا چاہئے کہ "اللہ پاک نے قسم یاد فرمائی" اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہی ترجمہ کیا ہے۔[4] شعر میں جو ہے کہ "کلامِ مجید نے کھائی شہا" اِس میں کلام کے لئے قسم کھانے کا لفظ اِستعمال کیا گیا ہے۔

ظلم کرنے کے بعد نَدامت ہو لیکن بعد میں مظلوم نہ ملے تو۔۔۔

سُوال: اگر کسی شخص پر بلاوجہ ظلم کیا اور مارا پیٹا ہو جس کا بعد میں اِحساس ہو، لیکن اب وہ شخص نہ ملے نہ یہ معلوم ہو کہ کہاں رہتا ہے اور زندہ بھی ہے یا نہیں، ایسی صورت میں کیسے مُعافی مانگی جائے؟

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اُس شخص کے لئے ہمیشہ دُعائے مغفرت کرتے رہیں۔ اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ وہ قیامت کے دن صلح کروا دے گا۔

کبوتر کھانے کا حکم

سُوال: کبوتر کھانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! کبوتر کھانا حلال ہے۔[5]

---

1 ...... پ۳۰، البلد: ۱۔ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔

2 ...... پ۲۵، الزخرف: ۸۸۔ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم۔

3 ...... پ۱۴، الحجر: ۷۲۔ ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم۔

4 ...... پ۲۹، القیٰمۃ: ۱۔ ترجمۂ کنزالایمان: روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں۔

5 ...... بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ۱/۴۰۰ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

خودکُشی کر کے بچ گیا اور مہینے بعد مر گیا تو۔۔۔

سُوال: اگر کوئی شخص خودکُشی کے اِرادے سے تیزاب پی لے اور مرنے سے بچ جائے، لیکن کچھ بیماریوں کا شکار ہو کر مہینے دو مہینے میں اِنتقال کر جائے تو کیا یہ بھی خودکُشی کہلائے گی؟

جواب: اُس کے مرنے کا سبب تو وہی تیزاب بنا ہے جو اُس نے خودکُشی کی نیّت سے پیا تھا، لیکن یہاں یہ گنجائش ہے کہ چونکہ یہ مرنے سے بچ گیا تھا، اب اگر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہے اور اللہ پاک سے مُعافی مانگتا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ مُعافی مِل جائے گی اور یہ خودکُشی کے گناہ سے نکل جائے گا۔ اللہ پاک کی رَحمت بہت بڑی ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	عورت کا صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح کی جماعت کروانا کیسا؟	8
کیا گھر میں جانور پالنے سے فِرِشتے نہیں آتے؟	1	نَماز کے دوران سامنے لگے شیشے میں اپنی شبیہ نظر آنا	8
آج اِمام صاحب سے کہہ کر میری حاضری لگوا دینا	2	مسجد میں جُوتا لے کر جانا کیسا؟	9
نابینا حافِظِ قرآن کے پیچھے نَماز پڑھنا کیسا؟	2	مسجد اور ڈیجیٹل گھڑیاں	10
وِتر میں دُعائے قُنوت پڑھنا بھول جائیں تو۔۔۔	3	پیاز کی بدبو مُنہ میں کتنی دیر رہتی ہے؟	10
اگر گھاس پر سجدہ کریں تو ہو جاتا ہے؟	3	کونسی اور کیسی مسواک خریدی جائے؟	11
فرض نَماز چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہے	3	مِسواک بیچنے والے سے اچھی مِسواک مانگنا	12
نَماز کی اَہمیت و فوائد	4	امیرِ اَہلِ سُنّت کب سے مسواک اِستعمال کر رہے ہیں؟	12
نَماز میں نظر کہاں ہونی چاہئے؟	5	جتنا زیادہ اِخلاص، اُتنی زیادہ بَرَکتیں	13
فرض کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں سُورت مِلانے کا حکم	6	ایصالِ ثواب کا کیا انداز ہونا چاہئے؟	13
بقیہ سُنّتوں سے پہلے آیۃُ الکرسی پڑھنا	7	کیا بغیر ختم شریف پڑھے نیاز ہو جاتی ہے؟	14
ظہر و عصر میں اِمام کے پیچھے قراءت کرنا کیسا؟	7	چھوٹے بچوں کا ایصالِ ثواب کرنا کیسا؟	14
سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟	7	اِمامِ حسین نے یزید کے خلاف بددُعا کیوں نہیں کی؟	14
سجدۂ سہو کرنا بھول جائیں تو۔۔۔	7	حضرتِ عباس علمدار کا اِمامِ حسین سے کیا رشتہ تھا؟	15
نَماز پڑھنے والے شخص کے قریب تِلاوت کرنے کا حکم	8	ایک شعر کی تشریح	16
عشا کی نَماز میں کونسی رَکعتیں پڑھنا ضروری ہیں؟	8	نہرِ فرات کا پانی نہیں پیا	17

www.dawateislami.net

جتنا بڑا مقام اُتنا سخت اِمتحان	17	غریب بھی درحقیقت امیر ہوتا ہے	33
داڑھی رکھنی ہو تو گھر والوں کو کیسے منائیں؟	18	زیادہ پیسوں کے لئے اچھی اچھی نیتیں	34
داڑھی رکھ کر گناہ کرنا کیسا؟	19	شوہر تنگ دست ہو تو بیوی کیا کرے؟	35
پانی پینے کے دوران بسم اللہ پڑھنا یاد آئے تو کیا کریں؟	20	عالَمِ بَرزَخ کسے کہتے ہیں؟	35
میں بہت نیک ہوں	20	نیکی کی دعوت کے دوران کوئی ستائے تو کیا کرنا چاہئے؟	35
چشمے کے نمبر کم کرنے کا طریقہ	20	تجدیدِ ایمان واجب ہوجائے تو تجدیدِ بیعت بھی کرنی ہوگی؟	36
عِلاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیوں کرنا چاہئے؟	21	گاہکوں کا رش ہو تو جماعت چھوڑنا کیسا؟	37
جس کی پہلی اولاد لڑکی ہو وہ عورت بَرَکت والی ہوتی ہے	21	دُکان پر بے ترتیب رش ہو تو پہلے سودا لینے کی کوشش کرنا کیسا؟	37
بچّے کی وِلادت ہونے پر سبز ٹہنی یا پتّے دروازے پر لگانا	22	دُودھ میں برف کا پانی مل جائے تو گاہک کو بتانا ضروری ہے	38
بہو اُلٹا دوپٹّہ اوڑھے تو ساس مرجاتی ہے؟	22	نوکری کے دوران قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا حکم	38
انگوٹھے چومنا کس کی سُنّت ہے؟	23	نوکری تلاش کرنے کی نیتیں	39
نِکاح ہونے کے بعد چھوارے لُٹانا سُنّت ہے	24	”حضرت“ کا لفظ کس کس کے ساتھ لگا سکتے ہیں؟	39
شادی کے موقع پر پیسے لُٹانا کیسا؟	24	گمے ہوئے پیسوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ	39
بغیر دعوت کسی کی شادی میں جانا کیسا؟	24	والدین کو ممّا پاپا کہہ کر پکارنا کیسا؟	40
عُمرہ کرنے کے بعد عورت کا خود اپنے بال کاٹنا کیسا؟	25	سیِّد صاحِب کا اپنے نام کے ساتھ سیِّد لگانا کیسا؟	40
قبروں سے ہٹ کر پاؤں رکھنے کی جگہ نہ ہو تو مرحوم کی قبر تک جانا کیسا؟	26	اِمتحان کے دوران نقل کرنا کیسا؟	41
اِستخارہ اور کاٹ کے لئے کونسا نام دیا جائے؟	26	طہارت خانے کے دروازے پر دُعا لکھنا کیسا؟	41
کیا قیامت 10 مُحرّم کو قائم ہوگی؟	26	گھر کے اندر انار کا درخت لگانا کیسا؟	41
عاشورا کے دن مَدَنی قافلے میں ہوں تو گھر والوں پر کیسے خرچ کریں؟	27	کیا جنات بھی جنّت میں جائیں گے؟	41
عاشورا کے دن صَدَقہ کرنے کی فضیلت	27	کیا جنات کو جنّت میں حُوریں ملیں گی؟	42
نفلی صَدَقہ کن لوگوں کو دینا چاہئے؟	27	بچّوں کو جنات سے ڈرانا کیسا؟	43
کیا نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہئے؟	28	گرمی کے موسم میں نیکر پہننا کیسا؟	43
کیا ہر جُمعہ کے دن اِثْمِد سُرمہ لگایا جاسکتا ہے؟	29	اللہ پاک پر اِعتراض کفر ہے	43
روزے کی حالت میں اِثْمِد سُرمہ لگانا کیسا؟	29	سفر کے دوران دُرُود شریف پڑھنا کیسا؟	44
کیا مرد سارے جسم کے بال کاٹ سکتا ہے؟	29	دُرُود شریف کون سا پڑھنا چاہئے؟	44
گلے کے بال مُنڈانے کا حکم	30	ایک شعر کی وضاحت	44
مرد کتنی، کونسی اور کیسی انگوٹھیاں پہن سکتا ہے؟	30	ظلم کرنے کے بعد ندامت ہو لیکن بعد میں مظلوم نہ ملے تو۔۔۔	45
گھر میں پلیٹ کے اندر رکھے پھل بغیر اجازت کھانا کیسا؟	31	کبوتر کھانے کا حکم	45
رِزق میں بَرَکت کا بے مثال وظیفہ	32	خودکشی کرکے بچ گیا اور مہینے بعد مر گیا تو۔۔۔	46

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف مؤلف متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث بیروت
تفسیر روح المعانی	محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
سنن نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
السنن الکبریٰ للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
مسند احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند شہاب	محمد بن سلامۃ بن جعفر ابو عبد اللہ القضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب فی فضائل الاعمال	الحافظ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین، متوفی ۳۸۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اللہ والوں کی باتیں (مترجم)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
المقاصد الحسنۃ	محمد عبد الرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتاب العربی بیروت
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
منح الروض الازہر	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار البشائر الاسلامیۃ

www.dawateislami.net

بحر الرائق	زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
مراقی الفلاح شرح نور الایضاح	حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	کراچی
منسک ملا علی قاری	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی مدعی قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ
فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فتاوٰی امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
ہمارا اسلام	مفتی خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
خصائص الکبریٰ	ابو الفضل عبد الرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ملفوظات اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ	محمد الزرقانی بن عبد الباقی المصری الازہری المالکی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
الطبقات الکبریٰ لابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بستان الواعظین وریاض السامعین	ابو الفرج عبد الرحمن بن الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
اسد الغابۃ	ابو الحسن عز الدین علی بن محمد الجزری	دار إحیاء التراث العربی
سیرۃ ابن ھشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام متوفی ۲۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار إحیاء التراث العربی
حکایتیں اور نصیحتیں	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تاریخ الطبری	ابو جعفر بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار ابن کثیر بیروت
روضۃ الشہداء (مترجم)	ملا حسین واعظ کاشفی متوفی ۹۱۰ھ	چشتی کتب خانہ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
رفیق الحرمین	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غورو فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net